ارشاد باری تعالیٰ

تُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّہَارِ وَ تُوۡلِجُ النَّہَارَ فِی الَّیۡلِ ۫ وَ تُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ تُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ ۫ وَ تَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ○

(آل عمران:28)

ترجمہ: تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور تُو مردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے۔ اور تُو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 4

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

17 /جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری • 24 /صلح 1398 ہجری شمسی • 24 /جنوری 2019ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 /جنوری 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے، یہ دھوکہ ہے، عمر کا اعتبار نہیں ہے

جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے

تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو، درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے

جو لوگ راستبازی کے لیے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں بھی مرغوب ہوتے ہیں اور یہ کام نبیوں اور صدیقوں کا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

رسمی بیعت فائدہ نہیں دیتی

بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کر کے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اسکے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان کو سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا، اس لیے ظاہری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ان کے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ (طالب) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا، تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت و اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (مرشد) کے ہمرنگ ہو۔ طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکہ ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیے۔ اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہئے۔

تہجد کی تاکید

اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے، تو آخرت کیلئے کیا ذخیرہ کیا؟

تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے۔ رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہیے۔ ظہر اور عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے، اس لیے یہ گنجائش رکھ دی، مگر یہ گنجائش تین کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر تکلیف اٹھانا

جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہیں) تو اگر اللہ تعالیٰ کیلئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے۔ جو لوگ راستبازی کے لیے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں بھی مرغوب ہوتے ہیں اور یہ کام نبیوں اور صدیقوں کا ہے۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے دنیاوی نقصان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کبھی اپنے ذمہ نہیں رکھتا، پورا اجر دیتا ہے۔

انسان منافقانہ طرز نہ رکھے

(انسان کو لازم ہے) منافقانہ طرز نہ رکھے۔ مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدیدار ہو) کہے کہ رام اور رحیم ایک ہے، تو ایسے موقع پر ہاں میں ہاں نہ ملائے۔ اللہ تعالیٰ تہذیب سے منع نہیں کرتا۔ مہذبانہ جواب دیوے۔ حکمت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ایسی گفتگو کی جاوے جس سے خواہ نخواہ جوش پیدا ہو اور بیہودہ جنگ ہو۔ کبھی اخفائے حق نہ کرے۔ ہاں میں ہاں ملانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

یار غالب شو کہ تا غالب شوی

اللہ تعالیٰ کا لحاظ اور پاس رکھنا چاہیے۔ ہمارے دین میں کوئی بات تہذیب کے خلاف نہیں۔

اسلام مظلوم ہے

اسلام! اسلام ہمیشہ مظلوم چلا آیا ہے۔ جیسے کبھی دو بھائیوں میں فساد ہو تو بڑا بھائی بہ سبب اپنی عظمت اور پہلے پیدا ہونے کے اپنے چھوٹے بھائی پر خواہ نخواہ ظلم کرتا ہے، اس لیے کہ وہ پیدائش میں اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے، حالانکہ حق دونوں کا برابر ہے۔ اسی طرح کا ظلم اسلام پر ہو رہا ہے۔ اسلام سب مذاہب کے بعد آیا۔ اسلام نے سب مذاہب کی غلطی ان کو بتلائی، تو جیسے قاعدہ ہے کہ جاہل، خیر خواہ کا دشمن ہو جاتا ہے اسی طرح وہ سب مذاہب اس سے ناراض ہوئے کیونکہ ان کے دلوں میں اپنی اپنی عظمت بیٹھی ہوئی تھی۔ انسان کثرت قوم، قدامت اور کثرت مال کے باعث متکبر ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب قلیل اور نئے گروہ والے تھے اس لیے (ابتدا میں) انہوں (مخالفین) نے نہ مانا۔ حق ہمیشہ مظلوم ہوتا ہے۔

اسلام دوسری اقوام کا محسن ہے

اسلام ایسا مطہر مذہب ہے کہ کسی مذہب کے بانی کو برا کہنے نہیں دیتا۔ دیگر مذاہب والے جھٹ گالی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ دیکھو یہ عیسائی قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر گالیاں دیتی ہے۔ اگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت زندہ ہوتے، تو آپ کی دنیاوی عظمت کے خیال سے بھی یہ لوگ کوئی کلمہ زبان پر نہ لا سکتے، بلکہ ہزار ہا درجہ تعظیم سے پیش آتے۔ امیر کابل اور سلطان روم ایک ادنی اُمتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، ان کو گالی نہیں دے سکتے، بے ادبی سے پیش نہیں آ سکتے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے، تو ہزاروں گالیاں سناتے ہیں۔ اسلام دوسری اقوام کا محسن ہے کہ ہر ایک نبی اور کتاب کو بری کیا اور خود اسلام مظلوم ہے۔ اسلام کا مضمون لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 3 تا 5)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

124ویں جلسہ سالانہ قادیان 2018 کی رپورٹ (آغاز جلسہ سے 127واں سال)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 124ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا
آپ کا ہر ہر لفظ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہونے کا ثبوت ہے

اِن آخری دنوں کو بھی درود سے بھر دیں اور نئے سال کا استقبال بھی درود و سلام سے کریں
تا کہ ہم جلد از جلد اُن برکات کو حاصل کرنے والے ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ ہیں

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

☆ میں نے اس بستی یعنی قادیان میں خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے، میں نے اسلام کی تمام پیشگوئیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم صادق کے ہاتھ پر پوری ہوتے ہوئے دیکھی ہیں ٭

دنیا میں بہت سے مہدویت کے دعویدار آئے اور انہوں نے اپنی تبلیغ دنیا میں پھیلانے کی پیشگوئیاں کیں لیکن سوائے ایک کے کسی کی بات پوری نہ ہوئی

اور یہ وہی شخص ہے جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہے جس کی لوح پر تحریر ہے کہ ’’مزار مبارک حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و امام مہدیؑ‘‘ ٭

☆ مَیں نے احمدی لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے اور احمدی مسلمانوں سے مل کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور احمدی دوسرے مسلمانوں کی نسبت زیادہ سچے اور بہتر مسلمان ہیں ٭

مجھے نہیں معلوم کتنی صدیاں مزید گزریں گی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ دنیا میں سب سے بلند نعرہ قادیان کی پاک بستی کا گونجے گا، انشاء اللہ ٭

جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے والے نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

☆ جماعت محبت کا جو پیغام دُنیا بھر میں پھیلا رہی ہے وہ قابل تعریف ہے، میں حضور انور کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ محبت کا پیغام دنیا بھر میں پھیلا رہے ہیں

آپ کی جماعت کے خلیفہ پوری دنیا میں محبت اور آپسی بھائی چارے کی تعلیم دے رہے ہیں اور پوری دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ٭

☆ مسلم سماج ہمیشہ سے سکھ مذاہب کے ماننے والوں کا ہمدرد رہا ہے، مسلم سماج نے ہر مشکل وقت میں ہمارا ساتھ دیا ہے اور ان دونوں مذاہب کی خصوصیت ہے کہ یہ واحد لاشریک خدا کی عبادت کرتے ہیں ٭

☆ دنیا میں بہت کم جلسے ایسے ہوتے ہیں جہاں سے انسانیت کا نعرہ بلند ہوتا ہے، انسانیت کی خدمت سب سے عظیم کام ہے جو آپ کی جماعت کر رہی ہے ٭

☆ آج جس احسن طریق سے محبت اور امن کا پیغام جماعت کی طرف سے دیا جا رہا ہے وہ قابل تعریف ہے ٭

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی بعض سیاسی و مذہبی شخصیات کے تاثرات

● 48 ممالک کی نمائندگی، 18,864 شمع احمدیت کے پروانوں کی جلسہ میں شمولیت

● حضور انور کے اختتامی خطاب کے موقع پر لندن میں 5,345 شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

● نماز تہجد ● درس القرآن اور ذکر الٰہی سے معمور ماحول ● علماء کرام کی پُر مغز تقاریر ● جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ● مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات ● ملکی و غیر ملکی زبانوں میں جلسہ کے پروگراموں کی ترجمانی ● احباب جماعت کی معلومات میں اضافہ کیلئے تربیتی امور پر مشتمل ڈاکیومنٹری اور مختلف معلوماتی نمائشوں کا انعقاد ● 34 نکاحوں کے اعلانات ● پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی کوریج ● پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کارروائی کی تکمیل ● 19 تا 21ردسمبر عربی پروگرام ’’اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْح جَآءَ الْمَسِیْح‘‘ کی ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل قادیان اسٹوڈیو سے لائیو نشریات ● 3 تا 5رجنوری The Messiah of the Age کے عنوان سے افریقہ کیلئے لائیو پروگرام کی نشریات ☆

رپورٹ: منصور احمد مسرور (منتظم رپورٹنگ)

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ قادیان بستان احمد کے وسیع احاطہ میں مورخہ 28، 29، 30 دسمبر 2018 بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ دُنیا کے 48 ممالک سے لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے اور کل حاضری 18864 تھی۔ گرچہ کہ جلسہ کی تیاری بہت پہلے سے شروع ہو جاتی ہے تاہم ماہ دسمبر کے شروع ہوتے ہی اس کی ہلچل نمایاں ہو جاتی ہے۔ گھروں اور محلوں اور گلی کوچوں کی صفائی کا اس موقع پر خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ پورے قادیان کی صفائی کی جاتی ہے۔ جلسہ سے کچھ دن پہلے ہی نظامت بجلی و روشنی کی طرف سے محلہ کی تمام گلیوں اور سڑکوں کو ٹیوب لائٹس کے ذریعہ روشن کر دیا گیا۔ بہشتی مقبرہ، دار المسیح، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ اور منارۃ المسیح کو بجلی کے چھوٹے چھوٹے رنگین بلبوں کے ذریعہ سے دُلہن کی طرح سجایا گیا۔ جوں جوں جلسے کے دن قریب آتے گئے قادیان دارالامان کی رونق میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

معائنہ کارکنان و انتظامات جلسہ

مورخہ 24 دسمبر 2018 بروز سوموار ٹھیک دس بجے جلسہ گاہ بستان احمد میں نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم جلال الدین نیّر صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت معائنہ کارکنان کی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ عزیز گلستان احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کی اور اُن کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد نمائندہ حضور انور نے خطاب فرمایا۔ آپ نے تمام کارکنان اور رضا کاران کو جلسہ سالانہ قادیان 2018 کی مبارکباد دی جو کہ محض

باقی رپورٹ صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کلامُ الامام

’’یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت
صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 481)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے
ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 5)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

خطبہ جمعہ

’’مسیح موعودؑ کو قبول کر کے پھر کامل اطاعت ہی کامیابیوں اور فتوحات کی ضمانت ہے‘‘

اطاعت اور اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن الرَّبِیع انصاری، حضرت عطیہ بن نویرۃ، حضرت سہل بن قیس حضرت عبداللہ بن حمیر الاشجعی، حضرت عُبَیْد بِنْ اَوْس انصاری اور حضرت عبداللہ بن جُبَیر رضی اللہ عنہم کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

’’اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت عبداللہ بن جُبَیر اور ان کے ساتھیوں کو وفا کے ساتھ اور حکم کی روح کو سمجھنے والا بنایا تھا ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حکم کو سمجھنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے ہوں اور اس طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں‘‘

شام سے تعلق رکھنے والے صالح مخلص اور شریف النفس احمدی محترم نادر الحصنی صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍دسمبر 2018ء بمطابق 28؍فتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

آج جن بدری صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے پہلا نام حضرت عبداللہ بن الرَّبِیع انصاری کا ہے۔ حضرت عبداللہ بن الربیع کا تعلق خزرج قبیلے کی شاخ بَنُو اَبْجَرْ سے تھا اور آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت عمرو تھا۔ آپ بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے اور آپ کو غزوۂ بدر اور احد اور جنگ مؤتہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنگ مؤتہ میں آپ نے شہادت کا رتبہ پایا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 407، عبد اللہ بن الربیعؓ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (تاریخ مدینۃ دمشق، جلد 2، صفحہ 11، باب سرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الشام وبعوثہ الاوائل، مطبوعہ دار الفکر بیروت 1995ء)

دوسرے صحابی ہیں حضرت عَطِیَّہ بن نُوَیْرَہ۔ یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان کے متعلق بس اتنی ہی معلومات ہیں کہ آپ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔

(اسد الغابہ، جلد 4، صفحہ 45، عطیہ بن نویرہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

پھر حضرت سَہْل بن قَیس ہیں۔ ان کی والدہ کا نام نائلہ بنت سَلَامَہ تھا اور مشہور شاعر حضرت کعب بن مالک کے آپ چچازاد بھائی تھے۔ سہل نے غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی اور غزوۂ احد میں جام شہادت نوش کیا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 436، سہل بن قیسؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے اُحُد کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے۔ جب آپ اس گھاٹی میں داخل ہوتے تو بلند آواز سے فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ سورہ رعد کی آیت ہے۔ وہاں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کی بجائے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ (الرعد:25) سے شروع ہوتی ہے کہ سلام ہو تم پر بسبب اس کے جو تم نے صبر کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ پس کیا ہی اچھا ہے، اس گھر کا انجام۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے بھی اسی روایت کو جاری رکھا۔ پھر حضرت معاویہ بھی جب حج یا عمرہ کیلئے آتے تو شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کیلئے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ لَيْتَ اَنِّيْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ الْجَبَلِ۔ کہ اے کاش! میں ان پہاڑ والوں کے ساتھ ہو جاتا یعنی مجھے بھی اس دن شہادت عطا ہوتی۔ اسی طرح جب حضرت سعد بن ابی وقاص غابۃ جو کہ مدینہ کے شمال مغرب میں واقعہ ایک گاؤں ہے، اپنی جائیدادوں پر جاتے تو شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کرتے۔ تین مرتبہ انہیں سلام کہتے۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑتے اور انہیں کہتے کہ کیا تم ان لوگوں پر سلامتی نہیں بھیجو گے جو تمہارے سلام کا جواب دیں گے۔ جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ قیامت کے دن اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مُصْعَب بن عُمَیر کی قبر کے پاس سے گزرے تو وہاں رک کر دعا کی اور اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ- وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ (الاحزاب:24) کہ مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا اسے سچا کر دکھایا۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ پس ان میں سے وہ بھی ہیں جس نے اپنی مَنّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے ہرگز اپنے طرزِ عمل میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہید ہوں گے۔ تم ان کے پاس آیا کرو۔ اِن کی زیارت کیا کرو اور ان پر سلامتی بھیجا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی ان پر سلامتی بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہاں آتے ان کے لئے دعا کرتے اور سلامتی بھیجا کرتے۔

(کتاب المغازی ذکر من غزوۃ احد، جلد اوّل، صفحہ 267، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2004ء)

حضرت سَہْل بن قَیس کی بہنیں حضرت سُخْطٰی اور حضرت عُمْرَہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی بیعت سے فیضیاب ہوئیں۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 8، صفحہ 301، سخطی بنت قیس، عمرۃ بنت قیس، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

پھر اگلے صحابی ہیں حضرت عَبْدُ اللہ بِن حُمَیِّر الْاَشْجَعِی۔ ان کا تعلق بنو دُھْمَان سے ہے جو کہ انصار کے حلیف تھے آپ نے غزوۂ بدر میں اپنے بھائی حضرت خَارِجَہ کے ہمراہ شرکت کی اور آپ غزوۂ احد میں بھی شامل ہوئے۔ (اسد الغابہ، جلد 3 صفحہ 218 تا 219، عبداللہ بن حمیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) ان کی زوجہ کا نام حضرت ام ثابت بنت حارِثَہ ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں۔ (الاصابہ، جلد 8، صفحہ 366، ام ثابت بنت حارثہؓ، دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت عبداللہ بن حُمَیِّر ان چند اصحاب میں سے تھے جو غزوہ احد میں حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھ درّے پر ڈٹے رہے۔ جب باقی صحابہ فتح کا نظارہ دیکھنے کے بعد مسلمانوں کی باقی جماعت سے ملنے کیلئے نیچے جانے لگے تو حضرت عبداللہ بن حُمَیِّر انہیں نصیحت کرنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ آپؓ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کی نصیحت کی لیکن انہوں نے آپ کی بات نہ مانی اور چلے گئے یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھ درے پر دس سے زیادہ صحابہ نہ بچے۔ اتنے میں خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل نے درّہ خالی دیکھ کر جو اصحاب وہاں باقی رہ گئے تھے ان پر حملہ کر دیا۔ اس قلیل جماعت نے ان پر تیر برسائے یہاں تک کہ وہ ان تک پہنچ گئے اور آن کی آن میں ان سب کو شہید کر دیا۔ (امتاع الاسماع، جلد 9، صفحہ 229، فصل فی ذکر من استعلہ رسول اللہؐ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1999ء)

احد کے اس واقعہ کی مزید تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں لکھی ہے۔ کہ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھے اور احد کے دامن میں ڈیرہ ڈال دیا۔ ایسے طریق پر کہ احد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے کی طرف آ گئی اور مدینہ گویا سامنے رہا اور اس طرح آپؐ نے لشکر کا عقب محفوظ کر لیا۔ عقب کی پہاڑی میں ایک درّہ تھا جہاں سے حملہ ہو سکتا تھا۔ اُس کی حفاظت کا آپؐ نے یہ انتظام فرمایا کہ عبداللہ بن جُبَیر کی سرداری میں پچاس تیرانداز صحابی وہاں متعین فرما دیئے اور ان کو تاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہو جاوے وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں اور دشمن پر تیر برساتے جائیں۔ آپؐ کو اس درّہ کی حفاظت کا اس قدر خیال تھا کہ آپؐ نے عبداللہ بن جُبَیر سے بہ تکرار فرمایا‘‘ یعنی بار بار فرمایا ’’کہ دیکھو یہ درہ کسی صورت میں خالی نہ رہے۔ حتٰی کہ اگر تم دیکھو کہ ہمیں فتح ہو گئی ہے اور دشمن پسپا ہو کر بھاگ نکلا ہے، تو پھر بھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا اور اگر تم دیکھو کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی ہے اور دشمن ہم پر غالب آ گیا ہے تو پھر بھی تم اس جگہ سے نہ ہٹنا حتٰی کہ ایک روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ ’’اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تو پھر بھی تم یہاں سے نہ ہٹنا حتی کہ تمہیں یہاں سے ہٹ آنے کا حکم جاوے۔‘‘ یعنی آپ کی طرف سے حکم جائے۔ ’’اس طرح اپنے عقب کو پوری طرح مضبوط کر کے آپؐ نے لشکر اسلامی کی صف بندی کی اور مختلف دستوں کے جدا جدا امیر مقرر فرمائے......

جب عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے تو انہوں نے اپنے امیر عبداللہ سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے اور مسلمان غنیمت کا مال جمع کر رہے ہیں آپ ہم کو اجازت دیں کہ ہم بھی لشکر کے ساتھ جا کر شامل ہو جائیں۔ عبداللہ نے انہیں روکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکیدی ہدایت یاد دلائی مگر وہ فتح کی خوشی میں غافل ہو رہے تھے، اس لئے وہ باز نہ آئے۔ اور یہ کہتے ہوئے نیچے اتر گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مطلب تھا کہ جب تک پورا اطمینان نہ ہو لے درّہ خالی نہ چھوڑا جاوے اور اب چونکہ فتح ہو چکی ہے اس لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور سوائے عبداللہ بن جُبَیر اور ان کے پانچ سات ساتھیوں کے درّہ کی حفاظت کیلئے کوئی نہ رہا۔ خالد بن ولید کی تیز آنکھ نے دور سے درّہ کی طرف دیکھا تو میدان صاف پایا جس پر اس نے اپنے سواروں کو جلدی جلدی جمع کر کے فوراً درّہ کا رخ کیا اور اس کے پیچھے پیچھے عکرمہ بن ابوجہل بھی رہے سہے دستہ کو ساتھ لے کر تیزی کے ساتھ وہاں پہنچا اور یہ دونوں دستے عبداللہ بن جُبَیر اور ان کے چند ساتھیوں کو ایک آن کی آن میں شہید کر کے اسلامی لشکر کے عقب میں اچانک حملہ آور ہو گئے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 487 تا 488، 491)

اگلا ذکر حضرت عُبَید بِنْ اَوْس انصاری کا ہے۔ ولدیت اَوس بن مالک۔ حضرت عُبَید بن اوس نے غزوۂ بدر میں شرکت کی اور آپ نے غزوۂ بدر میں حضرت عَقِیل بن اَبُو طالِب کو قیدی بنایا۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عباسؓ اور حضرت نَوفَلؓ کو بھی قیدی بنایا۔ جب آپ ان تینوں کو رسی سے باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔ کہ یقیناً اس معاملہ میں ایک معزز فرشتے نے تمہاری مدد کی ہے۔ اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مُقَرِّن کا لقب عطا فرمایا یعنی زنجیر میں جکڑنے والا۔ (اسد الغابہ، جلد 3، صفحہ 528 تا 529، عبید بن اوسؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عباس کو غزوہ بدر میں قیدی بنانے والے حضرت اَبُو الْیَسَر کَعْب بن عَمْرو تھے۔

(اسد الغابہ، جلد 6، صفحہ 326 تا 327، ابو السیرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت عبید بن اوس نے حضرت اُمَیْمَہ بنتِ النُّعْمان سے شادی کی۔ حضرت اُمَیْمَہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور آپ کی بیعت سے فیضیاب ہوئیں۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 8، صفحہ 257، امیمہ بنت النعمانؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اب ذکر حضرت عبداللہ بن جُبَیْر کا ہے جن کا ذکر پہلے، ایک اَور صحابی کے ذکر میں آ چکا ہے۔ آپؓ ان ستر انصار میں سے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے اور آپ غزوۂ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے اور غزوۂ اُحد میں آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 362، عبداللہ بن جُبَیرؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت اَبُو الْعَاص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب کے شوہر تھے جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل ہوئے تھے اور حضرت عبداللہ بن جُبَیر نے انہیں قید کیا تھا۔ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب ابی العاص بن ربیع، حدیث 5037، جلد 3، صفحہ 262، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ لکھا ہے کہ:

’’آنحضرتؐ کے داماد ابوالعاص بھی اسیران بدر میں سے تھے ان کے فدیہ میں ان کی زوجہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینبؓ نے جو ابھی تک مکہ میں تھیں کچھ چیزیں بھیجیں۔ اُن میں اُن کا ایک ہار بھی تھا۔ یہ ہار وہ تھا جو حضرت خدیجہؓ نے جہیز میں اپنی لڑکی زینبؓ کو دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو مرحومہ خدیجہؓ کی یاد دل میں تازہ ہوگئی اور آپؐ چشم پُر آب ہو گئے اور صحابہ سے فرمایا اگر تم پسند کرو تو زینبؓ کا مال اسے واپس کر دو۔ صحابہ کو اشارہ کی دیر تھی زینبؓ کا مال فوراً واپس کر دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقد فدیہ کے قائمقام ابوالعاص کے ساتھ یہ شرط مقرر کی کہ وہ مکہ میں جا کر زینبؓ کو مدینہ بھجوا دیں اور اس طرح ایک مؤمن روح دارِ کفر سے نجات پا گئی۔ کچھ عرصہ بعد ابوالعاص بھی مسلمان ہو کر مدینہ میں ہجرت کر آئے اور اس طرح خاوند بیوی پھر اکٹھے ہو گئے۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 368)

غزوہ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جُبَیر کو ان پچاس تیراندازوں کے دستے کا سالار مقرر فرمایا جسے آپؐ نے مسلمانوں کے عقب میں واقع درّے کی حفاظت کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ باقی تفصیل تو عبداللہ بن حُمَیِّر کے واقعہ میں بیان ہوگئی ہے اور کچھ مزید یہ ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ہی لکھی ہے کہ

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھے اور اُحد کے دامن میں ڈیرہ ڈال دیا ایسے طریق پر کہ اُحد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے کی طرف آ گئی اور مدینہ گویا سامنے رہا اور اس طرح آپؐ نے لشکر کا عقب محفوظ کر لیا...... آپؐ نے یہ انتظام فرمایا کہ عبداللہ بن جُبَیر کی سرداری میں پچاس تیرانداز صحابی وہاں متعین فرما دیئے اور ان کو تاکید فرمائی کہ خواہ کچھ ہو جاوے وہ اس جگہ کو نہ چھوڑیں اور دشمن پر تیر برساتے جائیں۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 487)

جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس درے کی حفاظت کا اس قدر خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جُبَیر سے یہ تکرار سے فرمایا کہ دیکھو یہ درّہ کسی صورت میں خالی نہ رہے اور اگر فتح بھی ہو جائے، دشمن پسپا ہو کر دوڑ جائے تب بھی تم نے جگہ نہیں چھوڑنی اور مسلمانوں کو اگر شکست ہو جائے اور دشمن ہم پہ غالب آ جائیں تب بھی تم نے نہیں چھوڑنی۔

حضرت بَرَاء بن عَازِب بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد کے دن پیادہ فوج پر حضرت عبداللہ بن جُبَیر کو مقرر فرمایا اور یہ پچاس آدمی تھے اور ان سے فرمایا کہ اپنی اس جگہ سے نہ ہٹنا خواہ دیکھو کہ پرندے ہم پر جھپٹ رہے ہیں۔ اپنی جگہ پر رہنا تاوقتیکہ میں تمہیں نہ بلا بھیجوں اور اگر تم ہمیں اس حالت میں بھی دیکھو کہ لوگوں کو ہم نے شکست دے دی ہے اور انہیں ہم نے روند ڈالا ہے تب بھی یہاں سے نہ سرکنا جب تک کہ میں تمہیں نہ کہلا بھیجوں۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان کو شکست دے کر بھگا دیا۔ حضرت براء کہتے تھے کہ بخدا میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا کہ وہ بھاگ رہی تھیں اور وہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں۔ (اس زمانے میں فوجوں کے ساتھ عورتیں بھی ان کے جذبات ابھارنے کیلئے جایا کرتی تھیں) ان کی پازیبیں اور پنڈلیاں ننگی ہو رہی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن جُبَیر کے ساتھیوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ لوگو! چلو غنیمت حاصل کریں۔ تمہارے ساتھی غالب ہو گئے تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جُبَیر نے کہا کیا تم وہ بات بھول گئے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمائی تھی؟ انہوں نے یعنی ان لوگوں نے جو جگہ چھوڑنا چاہتے تھے کہا کہ بخدا ضرور ہم بھی ان لوگوں کے پاس پہنچیں گے اور غنیمت کا مال لیں گے۔ یہ باقی وہاں غنیمت کا مال لے رہے ہیں تو ہم بھی جائیں گے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو ان کے منہ پھیر دئے گئے اور شکست کھا کر بھاگتے ہوئے لوٹے یعنی پھر دشمن نے حملہ کیا اور یہ جو فتح ہے وہ الٹی پڑ گئی۔ حضرت بَرَاء لکھتے ہیں کہ یہی وہ واقعہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبکہ رسول تمہاری سب سے پچھلی جماعت میں کھڑا تمہیں بلا رہا تھا۔ آل عمران کی آیت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہ رہا اور کافروں نے ہم میں سے ستر آدمی شہید کئے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جنگ بدر میں مشرکوں کے 140 آدمیوں کو نقصان پہنچایا تھا۔ ستر قیدی اور ستر مقتول۔

ابوسفیان نے تین بار پکار کر کہا، (یہ سارا واقعہ جنگ اُحد کا ہی بیان ہو رہا ہے) کہ کیا ان لوگوں میں محمد ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اسے جواب دینے سے روک دیا۔ کافروں کی جو شکست تھی وہ جب فتح میں بدل گئی ہے اور انہوں نے دوبارہ حملہ کر کے درے سے مسلمانوں کو زیر کر لیا۔ تب اس نے کہا کہ کیا تم میں محمد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اسے جواب دینے سے روک دیا۔ پھر اس نے تین بار پکار کر پوچھا کیا لوگوں میں ابوقحافہ کا بیٹا ہے یعنی حضرت ابوبکر ہیں؟ پھر تین بار پوچھا کیا ان لوگوں میں ابن خطاب ہے یعنی حضرت عمر کے بارے میں پوچھا؟ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دفعہ پوچھنے پر یہی فرمایا تھا کہ جواب نہیں دینا۔ پھر کہتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور کہنے لگا کہ یہ جو تھے وہ تو مارے گئے۔ یہ تین ان کے لیڈر ہو سکتے تھے یہ تینوں تو مارے گئے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکے اور بولے اے اللہ کے دشمن! بخدا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب زندہ ہیں۔ جو بات ناگوار ہے اس میں سے ابھی تیرے لئے بہت کچھ باقی ہے۔ ابوسفیان بولا یہ معرکہ بدر کے معرکے کا بدلہ ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہے کبھی اس کی فتح اور کبھی اس کی فتح۔ تم ان لوگوں میں سے کچھ ایسے مردے پاؤ گے جن کے ناک کان کاٹے گئے ہیں یعنی مُثلہ کیا گیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں نے اس کا حکم نہیں دیا اور میں نے اسے برا بھی نہیں سمجھا۔ پھر اس کے بعد وہ یہ رَجز یہ فقرہ پڑھنے لگا۔ اُعْلُ هُبَل۔ اُعْلُ هُبَل۔ ھبل کی جَے، ھبل کی جَے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اب اسے جواب نہیں دو گے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم کہو اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ۔ اللہ ہی سب سے بلند اور بڑی شان والا ہے۔ پھر ابوسفیان نے کہا کہ عُزّٰی نامی بت ہمارا ہے اور تمہارا کوئی عُزّٰی نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ کیا تم اسے جواب نہیں دو گے۔ حضرت بَرَاء بن عَازِب کہتے ہیں کہ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ۔ کہ اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب ما یکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب...... حدیث نمبر 3039)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس واقعہ پر کافی تفصیلی بحث کی ہے۔ اور غزوۂ احد پہ روشنی ڈالی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’وہ صحابہؓ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تھے اور جو کفّار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دیئے گئے تھے کفار کے پیچھے ہٹتے ہی وہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ کے جسم مبارک کو انہوں نے اٹھایا اور ایک صحابی عُبَیْدَہ بن الجرّاحؓ نے اپنے دانتوں سے آپ کے سر میں گھسی ہوئی کیل کو زور سے نکالا جس سے ان کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آ گیا اور صحابہؓ نے چاروں طرف میدان میں آدمی دوڑا دیئے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں۔ بھاگا ہوا لشکر پھر جمع ہونا شروع ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے۔ جب دامن کوہ میں بچا کھچا لشکر کھڑا تھا تو ابوسفیان نے بڑے زور سے آواز دی اور کہا ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کی بات کا جواب نہ دیا تا ایسا نہ ہو دشمن حقیقت حال سے واقف ہو کر حملہ کر دے۔‘‘ کیونکہ مسلمان ابھی کمزور حالت میں تھے ’’اور زخمی مسلمان پھر دوبارہ دشمن کے حملہ کا شکار ہو جائیں۔ جب اسلامی لشکر سے اس بات کا کوئی جواب نہ ملا تو ابوسفیان کو یقین ہو گیا کہ اُس کا خیال درست ہے اور اس نے بڑے زور سے آواز دے کر کہا ہم نے ابوبکرؓ کو بھی مار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو بھی حکم فرمایا کہ کوئی جواب نہ دیں۔ پھر ابوسفیان نے آواز دی ہم نے عمرؓ کو بھی مار دیا۔ تب عمرؓ جو بہت جوشیلے آدمی تھے اُنہوں نے اُس کے جواب میں یہ کہنا چاہا کہ ہم لوگ خدا کے فضل سے زندہ ہیں اور تمہارے مقابلہ کیلئے تیار ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مسلمانوں کو تکلیف میں مت ڈالو اور خاموش رہو۔ اب کفّار کو یقین ہو گیا کہ اسلام کے بانی کو بھی اور ان کے دائیں بائیں بازو کو بھی ہم نے مار دیا ہے۔ اس پر ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں نے خوشی سے نعرہ لگایا اُعْلُ هُبَل۔ اُعْلُ هُبَل۔ ہمارے معزز بت ہبل کی شان بلند ہو کہ اس نے آج اسلام کا خاتمہ کر دیا ہے......‘‘ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ’’وہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی موت کے اعلان پر، ابوبکرؓ کی موت کے اعلان پر اور عمرؓ کی موت کے اعلان پر خاموشی کی نصیحت فرما رہے تھے تا ایسا نہ ہو کہ زخمی مسلمانوں پر پھر کفّار کا لشکر لوٹ کر حملہ کر دے اور مٹھی بھر مسلمان اس کے ہاتھوں شہید ہو جائیں۔ اب جبکہ خدائے واحد کی عزت کا سوال پیدا ہوا اور شرک کا نعرہ میدان میں مارا گیا تو آپ کی روح بیتاب ہوگئی اور آپؐ نے نہایت جوش سے صحابہ کی طرف دیکھ کر فرمایا تم لوگ جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ فرمایا کہو اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ۔ اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَل۔ تم جھوٹ بولتے ہو کہ ہبل کی شان بلند ہوئی۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہی معزز ہے اور اس کی شان بالا ہے۔ اور اس طرح آپ نے اپنے زندہ ہونے کی خبر دشمنوں تک پہنچا دی۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’اس دلیرانہ اور بہادرانہ جواب کا اثر کفار کے لشکر پر اتنا گہرا پڑا کہ باوجود اس کے کہ انکی امیدیں اس جواب سے خاک میں مل گئیں اور باوجود اس کے کہ ان کے سامنے مٹھی بھر زخمی مسلمان کھڑے ہوئے تھے جن پر حملہ کر کے انکو مار دینا مادی قوانین کے لحاظ سے بالکل ممکن تھا لیکن اس نعرے کو سن کے، یہ جوش دیکھ کر وہ دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے اور جس قدر فتح ان کو نصیب ہوئی تھی اُسی کی خوشیاں مناتے ہوئے مکہ کو واپس چلے گئے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم، جلد 20، صفحہ 252 تا 253)

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں ایک آیت کی تشریح میں کہ

’’فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔ یعنی جو لوگ اس رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا وہ کسی دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں چنانچہ دیکھ لو......‘‘ آپؓ فرماتے ہیں کہ دیکھ لو کہ ’’جنگ احد میں اس حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے اسلامی لشکر کو کتنا نقصان پہنچا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پہاڑی درّہ کی حفاظت کیلئے پچاس سپاہی مقرر فرمائے تھے اور یہ درّہ اتنا اہم تھا کہ آپ نے اُن کے افسر عبداللہ بن جُبَیرؓ انصاری کو بلا کر فرمایا کہ خواہ ہم مارے جائیں یا جیت جائیں تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا۔ مگر جب کفار کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے اُن کا تعاقب شروع کر دیا تو اس درّہ پر جو سپاہی مقرر تھے انہوں نے اپنے افسر سے کہا کہ اب تو فتح ہو چکی ہے۔ اَب ہمارا یہاں ٹھہرنا بے کار ہے۔ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی جہاد میں شامل ہونے کا ثواب لے لیں۔ اُن کے افسر نے انہیں سمجھایا کہ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خواہ فتح ہو یا شکست تم نے اس درّہ کو نہیں چھوڑنا۔ اس لئے مَیں تمہیں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم......‘‘ (ان کے باقی ساتھیوں نے یہ کہا کہ) ’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ خواہ فتح ہو جائے پھر بھی تم نے نہیں ہلنا۔ آپ کا مقصد تو صرف تاکید کرنا تھا۔ اب جبکہ فتح ہو چکی ہے ہمارا یہاں کیا کام ہے۔ چنانچہ انہوں نے خدا کے رسول کے حکم پر......‘‘ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ’’انہوں نے خدا کے رسول کے حکم پر اپنی رائے کو فوقیت

دیتے ہوئے اس درّہ کو چھوڑ دیا۔صرف اُن کا افسر اور چند سپاہی......‘‘(یعنی عبداللہ بن جُبَیر اور چند سپاہی)’’باقی رہ گئے۔ جب کفّار کا لشکر مکہ کی طرف بھاگتا چلا جا رہا تھا تو اچانک خالد بن ولید نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو درّہ کو خالی پایا۔ انہوں نے عمرو بن العاص کو آواز دی یہ دونوں ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے اور کہا دیکھو کیسا اچھا موقعہ ہے آؤ ہم مڑ کر مسلمانوں پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ دونوں جرنیلوں نے اپنے بھاگتے ہوئے دستوں کو سنبھالا اور اسلامی لشکر کا بازو کاٹتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ چند مسلمان جو وہاں موجود تھے اور جو دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے ان کو انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اسلامی لشکر پر پشت پر سے حملہ کر دیا۔ کفار کا یہ حملہ ایسا اچانک تھا کہ مسلمان جو فتح کی خوشی میں ادھر ادھر پھیل چکے تھے ان کے قدم جم نہ سکے۔ صرف چند صحابہؓ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ بیس تھی مگر یہ چند لوگ کب تک دشمن کا مقابلہ کر سکتے تھے۔ آخر کفار کے ایک ریلے کی وجہ سے مسلمان سپاہی بھی پیچھے کی طرف دھکیلے گئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ میں تن تنہا رہ گئے۔ اسی حالت میں آپ کے خَود پر ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے خَود کے کیل آپ کے سر میں چبھ گئے اور آپ بیہوش ہو کر ایک گڑھے میں گر گئے۔‘‘(جو کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ پھر ایک صحابی نے وہ کیل نکالے اور ان کے دانت بھی ٹوٹ گئے)’’جو بعض شریروں نے اسلامی لشکر کو نقصان پہنچانے کے لئے کھود کر ڈھانپ رکھے تھے۔‘‘(ایک گڑھا بنایا ہوا تھا اور اس پر گھاس پھوس رکھا ہوا تھا۔ پتہ نہیں لگ رہا تھا یہ گڑھا ہے۔ اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرے)’’اس کے بعد کچھ اور صحابہؓ شہید ہوئے اور ان کی لاشیں آپ کے جسم مبارک پر جا گریں اور لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ مگر وہ صحابہؓ جو کفار کے ریلے کی وجہ سے پیچھے دھکیل دئے گئے تھے کفار کے پیچھے ہٹتے ہی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور انہوں نے آپ کو گڑھے میں سے باہر نکالا۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آ گیا اور آپ نے چاروں طرف میدان میں آدمی دوڑا دئے کہ مسلمان پھر اکٹھے ہو جائیں اور آپ انہیں ساتھ لے کر پہاڑ کے دامن میں چلے گئے۔

اسلامی لشکر کو کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایک عارضی شکست کا چرکہ اس لئے لگا کہ ان میں سے چند آدمیوں نے......‘‘(اب یہ سننے والی بات ہے۔ آپؓ اب نتیجہ نکال رہے ہیں کہ اسلامی لشکر کو کفار پر فتح حاصل کرنے کے بعد ایک عارضی شکست کا چرکہ اس لئے لگا۔ اس لئے نقصان پہنچا کہ ان میں سے چند آدمیوں نے)’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی اور آپ کی ہدایت پر عمل کرنے کی بجائے اپنے اجتہاد سے کام لینا شروع کر دیا۔ اگر وہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اسی طرح چلتے جس طرح نبض حرکتِ قلب کے پیچھے چلتی ہے۔ اگر وہ سمجھتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کے نتیجہ میں اگر ساری دنیا کو بھی اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں تو وہ ایک بے حقیقت شے ہیں۔ اگر وہ ذاتی اجتہاد سے کام لے کر اس پہاڑی درّہ کو نہ چھوڑتے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس ہدایت کے ساتھ کھڑا کیا تھا کہ خواہ ہم فتح حاصل کریں یا مارے جائیں تم نے اس مقام سے نہیں ہلنا تو نہ دشمن کو دوبارہ حملہ کرنے کا موقع ملتا اور نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو کوئی نقصان پہنچتا‘‘۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ اس آیت میں مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پوری اطاعت نہیں بجالاتے اور ذاتی اجتہادات کو آپ کے احکام پر مقدم سمجھتے ہیں۔‘‘(اپنی ذاتی توجیہیں نکالتے ہیں یا خود ہی تشریحیں کرنے لگ جاتے ہیں یا حکموں کی تاویلیں کرنے لگ جاتے ہیں)’’انہیں ڈرنا چاہئے کہ اس کے نتیجہ میں کہیں اُن پر کوئی آفت نہ آ جائے یا وہ کسی شدید عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ گویا بتایا کہ اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھو اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جاؤ۔ جب تک یہ روح زندہ رہے گی مسلمان بھی زندہ رہیں گے اور جس دن یہ روح مٹ جائے گی اس دن اسلام تو پھر بھی زندہ رہے گا مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان لوگوں کا گلا گھونٹ کر رکھ دے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انحراف کرنے والے ہوں گے۔‘‘ (تفسیر کبیر، جلد6، صفحہ 410 تا 412)

آج دیکھ لیں کہ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ان سے اٹھ گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ آنے والے مسیح و مہدی کو مان لینا، اُسے میرا اسلام پہنچانا اور اسے حکَم اور عدل سمجھنا ان سب باتوں کی تاویلیں اب یہ لوگ کرنے لگ گئے ہیں اور اس کا نتیجہ بھی یہ دیکھ لیں۔ پس یہاں احمدیوں کیلئے بھی ایک سبق ہے، ایک تنبیہ ہے کہ مسیح موعودؑ کو قبول کر کے پھر کامل اطاعت ہی کامیابیوں اور فتوحات کی ضمانت ہے۔ پس ہر ایک کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اس کے اطاعت کے معیار ہیں۔

یہاں پہلے بیان ہوا تھا کہ ابوسفیان کے ساتھ عکرمہ بن ابوجہل تھے۔ دوسرے ایک حوالے میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دوسرے صحابی عمرو بن عاص کا ذکر کیا کہ انہوں نے درّے پر حملہ کیا۔ بعض دوسری روایات میں دوسرے نام بھی ہیں۔ اس بارے میں ریسرچ سیل نے جو مزید تحقیق کی ہے وہاں بھی کتبِ سیرت میں خالد بن ولید کے ساتھ عکرمہ کے حملے کا ذکر ہی ملتا ہے۔

(شرح زرقانی، جلد2، صفحہ 412، غزوہ احد، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

لیکن یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ مشرکین نے اپنے لشکر کے گھڑ سواروں کو جن کی قیادت میں دیا تھا ان میں سے ایک عمرو بن عاص بھی تھے۔ (تاریخ الخمیس، جلد2، صفحہ 191، غزوہ احد، دارالکتب العلمیہ بیروت 2009ء)

تو اس ضمن میں یہ کہتے ہیں کہ خالد بن ولید نے پہاڑ کے درّے پر خالی جگہ دیکھ کر گھڑ سواروں کے ساتھ حملہ کیا اور عکرمہ بن ابوجہل ان کے پیچھے پیچھے آیا۔ یوں ان تینوں امور کو اگر ایک طرف سے دیکھا جائے تو پھر حضرت مصلح موعود کے اس حوالے میں بھی اور باقی تاریخ کی کتابوں میں بھی اس طرح مطابقت پیدا کی جا سکتی ہے کہ چونکہ مشرکین کے گھڑ سواروں کے نگران حضرت عمرو بن عاص تھے اس لئے یہ بھی ساتھ ہوں گے۔ یعنی خالد بن ولید، عکرمہ اور عمر ابن العاص تینوں ساتھ ہوں گے۔ اور اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو پھر روایت میں کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن جُبَیر کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ جب خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابوجہل حملہ آور ہوئے تو حضرت عبداللہ بن جُبَیر نے تیر چلائے یہاں تک کہ آپ کے تیر ختم ہو گئے۔ پھر آپ نے نیزے سے مقابلہ کیا حتّٰی کہ آپ کا نیزہ بھی ٹوٹ گیا۔ پھر آپ نے اپنی تلوار سے لڑائی کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو کر گرے۔ آپ کو عکرمہ بن ابوجہل نے شہید کیا۔ جب آپ گر گئے تو دشمنوں نے آپ کو گھسیٹا اور آپ کی نعش کا بدترین مُثلہ کیا۔ آپ کے جسم کو نیزے سے اتنا چیرا کہ آپ کی انتڑیاں بھی باہر نکل آئیں۔

حضرت خَوَّاتْ بن جُبَیر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جُبَیر کی جب یہ حالت ہوئی تو اس وقت مسلمان وہاں گھوم کر پہنچ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ کہتے ہیں کہ میں اس مقام پر ہنسا جہاں کوئی نہیں ہنستا، (اپنی حالت بیان کر رہے ہیں) اور اس مقام پر اونگھا جہاں کوئی نہیں اونگھتا اور اس مقام پر میں نے بخل کیا جہاں کوئی بخل نہیں کرتا۔ (یہ تینوں چیزیں ایسی حالت میں کسی انسان سے نہیں ہو سکتی۔ ان سے کہا گیا کہ یہ کیا کیفیت ہے؟ آپ نے یہ کیوں کیا؟ حضرت خَوَّاتْ نے کہا کہ میں نے دونوں بازوؤں سے اور ابُو حَنَّہ نے دونوں پاؤں سے پکڑ کر حضرت عبداللہ کو اٹھایا۔ میں نے اپنے عمامے سے ان کا زخم باندھ دیا۔ جس وقت ہم انہیں اٹھائے ہوئے تھے مشرکین ایک طرف تھے۔ میرا عمامہ ان کے زخموں سے کھل کر نیچے گر پڑا اور حضرت عبداللہ بن جُبَیر کی آنتیں باہر نکل پڑیں۔ میرا ساتھی گھبرا گیا اور اس خیال سے کہ دشمن قریب ہے اپنے پیچھے دیکھنے لگا۔ اس پر میں ہنس پڑا (کہ یہ اس وقت کیا کر رہا ہے) پھر ایک شخص اپنا نیزہ لے کر آگے بڑھا اور وہ اسے میرے حلق کے سامنے لا رہا تھا کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی اور نیزہ ہٹ گیا۔ (یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ایک مدد ہوئی۔ کہتے ہیں اونگھ کیوں آئی؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی اونگھ آ گئی۔ اس حالت میں مَیں کر تو کچھ سکتا نہیں تھا۔ نیزہ میرے بالکل گلے کے قریب تھا لیکن پھر وہ نیزہ ہٹ گیا) اور جب میں حضرت عبداللہ بن جُبَیر کیلئے قبر کھودنے لگا تو اس وقت میرے پاس میری کمان تھی۔ چٹان ہمارے لئے سخت ہو گئی تو ہم اس کی نعش کو لے کر وادی میں اترے اور میں نے اپنی کمان کے کنارے کے ساتھ قبر کھودی۔ کمان میں وَتر بندھی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ میں اپنی وتر کو خراب نہیں کروں گا۔ پھر میں نے اسے کھول دیا اور کمان کے کنارے سے قبر کھود کر حضرت عبداللہ بن جُبَیر کو وہاں دفن کر دیا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد3، صفحہ 362 تا 363، عبداللہ بن جُبَیرؓ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت عبداللہ بن جُبَیر اور ان کے ساتھیوں کو وفا کے ساتھ اور حکم کی روح کو سمجھنے والا بنایا تھا ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حکم کو سمجھنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے ہوں اور اس طرح ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو نادر الحصنی صاحب کینیڈا کا ہے جو 20رد سمبر کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ مرحوم ایک صالح، مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کی مالی قربانیاں بھی معیاری تھیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور بیٹا ہیں جو احمدی نہیں ہیں۔ آپ عبدالرؤوف الحصنی صاحب کے بیٹے تھے جنہوں نے 1938ء میں اپنے بھائی محترم منیر الحصنی صاحب کے بعد بیعت کی تھی۔ عبدالرؤوف صاحب بھی پرہیزگار اور خاموش طبع اور تقویٰ شعار انسان تھے۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا دورہ کیا تو عبدالرؤوف الحصنی صاحب کے گھر میں ایک رات کھانے کیلئے تشریف لے گئے۔ نادر الحصنی صاحب کے اندر بھی اپنے باپ کی خوبیاں موجود تھیں اور آپ نے بھی اخلاص و وفا میں اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

امیر صاحب کینیڈا لکھتے ہیں کہ مسجد بیت الاسلام کے بننے کے بعد سے ہر جمعہ کیلئے یہ چار گھنٹے ڈرائیو کر کے باقاعدگی سے مسجد پہنچتے تھے اور اسی روز واپس بھی اپنے گھر سد بری (Sudbury) چلے جاتے تھے۔ آپ سے متعدد بار کہا گیا کہ نماز جمعہ کے بعد آرام کر کے اگلے روز واپس چلے جائیں لیکن آپ ہمیشہ اپنے مخصوص انداز میں کوئی نہ کوئی عذر کر دیتے تھے اور واپس چلے جاتے تھے تاکہ جماعت پر کسی قسم کا بوجھ نہ پڑے۔ یہ طریق آپ نے اپنی آخری بیماری میں بھی جاری رکھا۔ اور سالہا سال سے مسجد بیت الاسلام کے نماز جمعہ کے مؤذن بھی تھے۔ اذان دینے کا بھی ان کا ایک منفرد انداز اور اسلوب تھا اور عجیب جذبہ رکھتے تھے جس سے سننے والوں پر بھی ایک خاص وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

مرحوم کی غیر احمدی اہلیہ سُمیہ صاحبہ نے یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نادر الحصنی صاحب کو اپنی وسیع جنتوں میں جگہ دے۔ وہ اپنے گھر والوں اور جماعت کیلئے بہت سچے اور سیدھے، صاف، دیانت دار اور مخلص انسان تھے۔ ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے اور اس سے بہت مشفقانہ سلوک کرتے۔ ایک غیر احمدی غریب خاتون کی حسبِ استطاعت پوشیدہ مدد کیا کرتے تھے۔ جب ہم اُس سے ملنے جاتے تو مرحوم نادر صاحب پہلے بازار جا کر اس کیلئے ضروری اشیاء خریدتے۔ پھر ان کے گھر جاتے اور وفات سے قبل تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ان جیسا بیماری پر صبر کرنے والا انسان نہیں دیکھا۔ ہر وقت الحمدللہ کے الفاظ زبان پر رہتے تھے۔ خشیت اللہ سے لبریز دل کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مناجات کرتے۔ پنجوقتہ نماز اور تہجد پابندی سے ادا کرتے۔ ان کا ہر جاننے والا ان کے نیک مزاج کا معترف ہے۔

معتز قزق صاحب کینیڈا سے لکھتے ہیں کہ سیریا میں قیام کے دوران نادر الحصنی صاحب کے بارے میں سنا ہے۔ حصنی فیملی جماعت کے ساتھ اپنے اخلاص اور خلافت سے وابستگی کیلئے معروف ہے۔ کینیڈا پہنچنے کے بعد میری مکرم نادر

ارشاد باری تعالیٰ

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (سورۃ البقرہ:149)

ترجمہ: پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا (سورۃ البقرہ:169)

ترجمہ: اے لوگو! اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم. ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

الحصنی صاحب سے مسجد میں ملاقات ہوئی۔ آپ بہت نیک طبع اور ہنس مکھ انسان تھے۔ ان کے ساتھ گفتگو کے دوران مَیں اُن کی خلافت سے محبت اور مسجد میں دوستوں سے ملاقات کے شوق سے بہت متأثر ہوا۔ کہتے ہیں ان کی نمازوں کی پابندی ہم سب کیلئے ایک مثال تھی جس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ ان کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ اور بیٹا ٹورانٹو آئے اور خاکسار کو جماعتی انتظام کے تحت ان کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ان کے کفن دفن میں مدد کی توفیق ملی۔ ان کی اہلیہ نے مجھے بتایا کہ ہمارے علاقے میں تین مساجد ہیں اور یہ سب مسلمانوں کی مسجدیں ہیں۔ سب نے مجھ سے مرحوم کے جنازے وغیرہ کے بارے میں پوچھا لیکن میں نے انہیں جواب دیا، (یہ غیر احمدی ہیں) کہ مرحوم کا جنازہ اسی مسجد سے اٹھے گا جہاں وہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر یہ قزق صاحب کہتے ہیں کہ مرحوم کا تابوت قبر میں اتارا جا رہا تھا تو اپنے چچا مکرم الحاج سامی قزق صاحب کی ایک بات یاد کر کے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ قزق صاحب کے چچا جب فوت ہوئے تو کہتے ہیں کہ میں مرض الموت میں ان کے قریب تھا۔ انہوں نے ایک دن روتے ہوئے مجھے کہا کہ سیدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اطلاع کر دو کہ مجھے ان سے محبت ہے اور میں زندگی کے آخری دم تک خلافت کا وفادار رہوں گا۔ میرا خیال ہے ان کی وفات غالباً خلافتِ ثالثہ میں ہوئی ہوگی۔ بہرحال جب بھی تھی یہ ان کے الفاظ تھے۔ مرحوم نادر صاحب کے بارے میں بھی قزق صاحب لکھتے ہیں کہ مرحوم نادر صاحب کے بارے میں بھی میرا یہی تأثر ہے۔ آپ بھی خلافت کے ساتھ بہت اخلاص اور وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آتا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ (الاحزاب:24)

اور پھر قزق صاحب یہ کہتے ہیں کہ مرحوم کی خلفاء کے ساتھ بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ 1955ء میں سیریا تشریف لے گئے تو ان کو حضور کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا اور 3رمئی 1955ء میں سیریا کے احمدیوں کے ساتھ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ وہاں مجلس ہوئی۔ کہتے ہیں اس مجلس میں حضرت مصلح موعودؓ نے اُن سے عربی میں ہی باتیں کیں اور اس تاریخی نشست کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ نشست جو ہے، یہ مجلس جو آج جمی ہے یہ تاریخی ہے اس لئے کہ آج سے نصف صدی سے زائد عرصہ قبل جبکہ آپ حضرات میں سے کئی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی طرف وحی کی تھی کہ يَدْعُوْنَ لَكَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَ عِبَادُاللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ۔ کہ ابدالِ شام اور عربوں میں سے اللہ کے نیک بندے تیرے لئے دعائیں کریں گے اور آج آپ کی موجودگی سے (حضرت مصلح موعودؓ ان سیرین (Syrian) احمدیوں کو کہہ رہے تھے کہ آج آپ کی موجودگی سے) خدا کی یہ بات پوری ہوگئی۔

اس سفر کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکرم نادر الحصنی کی بعض یادگار تصویریں بھی ان کے پاس ہیں۔ ان کے بھانجے عمار المِسکی صاحب جو یہاں تبشیر میں ہیں۔ لندن میں ہی رہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آپ کا حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ بہت قریبی تعلق تھا۔ مرحوم نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک کتاب کا عربی ترجمہ بھی کیا تھا۔ جماعت کے ساتھ آپ کا بہت مضبوط تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کے بارے میں کوئی ناروا بات برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ کسی غیر احمدی کے ہاں تعزیت کیلئے گئے۔ وہاں پر سیریا کے ایک معروف عالم شیخ البانی بھی اپنے کئی شاگردوں کے ہمراہ موجود تھے جن کو مرحوم نادر الحصنی صاحب اور ان کے بھائیوں کے احمدی ہونے کا پتہ تھا۔ اس پر ان لوگوں نے احمدیوں اور دیگر مولویوں کے درمیان اختلافی امور کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔ جب ان میں سے ایک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے تو میرے ماموں مرحوم نادر الحصنی صاحب جوش سے کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ اگر تم میں سے کسی میں ہمت ہے تو میرے ساتھ مناظرہ کر لو حالانکہ یہ تین بھائی تھے اور شیخ البانی صاحب کے ساتھیوں کی تعداد پندرہ سے زائد تھی۔ ان میں سے کسی ایک کو اس بات کی جرأت نہیں ہوئی کہ مناظرہ کرے بلکہ مناظرے کی بجائے انہوں نے جھگڑا کرنا شروع کر دیا اور آپ تینوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن تعزیت پر آئے ہوئے دیگر لوگوں نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ اپنی پڑھائی کے دوران حضرت (مسیح موعود) کا پیغام پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مکینیکل انجینئرنگ پڑھنے کیلئے امریکہ چلے گئے۔ آخری سال کے دوران یہودیوں کے ایک فرقے سے عقائد پر بحث شروع ہو گئی۔ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی تو انہوں نے، مخالف گروہ نے، پرنسپل کو جا کر کہا کہ اس کو کالج سے نکال دیں ورنہ ہم اس پر ایسا الزام لگائیں گے کہ یہ پڑھائی مکمل نہیں کر سکے گا۔ بہرحال پھر پرنسپل کے کہنے پر مرحوم نے خود ہی اپنا کالج تبدیل کر لیا اور امریکہ چھوڑ کر پھر کینیڈا آ گئے۔ آپ کی ساری توجہ کا مرکز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب رہتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب آپ نے اپنی آواز میں پڑھ کر ریکارڈ کروائیں۔ اردو زبان سیکھنے کی بھی کوشش کر رہے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی شعر کا عربی شعر میں ترجمہ بھی کرتے تھے۔ اپنی عربی اور انگریزی زبان کی ساری صلاحیت تراجم کے کام میں صرف کی۔ Five Volum English Commentary کی پہلی جلد کا عربی ترجمہ کرنے والی ٹیم میں بھی آپ شامل تھے۔ اسلام کے مخالفین کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ نے عربی زبان میں بعض کتب بھی لکھی ہیں جن میں سے ایک کتاب کا عنوان ہے 'رسول اعظم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق سابقہ پیشگوئیاں'۔ اسلامی کتب پر مشتمل ان کی ایک بڑی ذاتی لائبریری تھی جس کے بارے میں انہوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میری وفات کے بعد یہ جماعت کے حوالہ کر دی جائے۔

عبدالقادر عودے صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ نے جماعت کے متعلق بعض کتب بھی تحریر کیں۔ پھر ان کتب کی ذاتی خرچ سے اشاعت بھی کروائی۔ جماعت اور خلافت سے بہت محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ چندوں کی اہمیت بھی لوگوں پر واضح کیا کرتے تھے۔

عبدالرزاق فراز صاحب مربی سلسلہ ہیں اور جامعہ کینیڈا کے استاد بھی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ بڑے ہی صابر اور شاکر تھے۔ آپ آخری چند سال اپنی بیماری کی وجہ سے خوراک منہ سے نہیں لے سکتے تھے بلکہ مشین کے ذریعہ سے معدے میں خوراک دی جاتی تھی۔ آپ اس حالت میں بھی طبیعت بہتر ہونے پر سفر کر کے جمعہ کیلئے مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ سیریا میں حالات خراب ہونے پر جب عرب احمدی کینیڈا آئے تو آپ ان سے انتہائی پیار اور گرمجوشی سے ملتے اور جماعت کے ساتھ جڑے رہنے کی تلقین کرتے اور فرماتے تھے کہ اس ملک میں اپنی اولاد کو بچانے کا واحد ذریعہ جماعت اور مسجد سے جڑے رہنا ہی ہے۔

مصلح الدین شنبور صاحب کینیڈا میں مربی ہیں۔ کہتے ہیں مجھے لکھ رہے ہیں کہ نادر الحصنی صاحب خلیفۂ وقت کے خطبات جمعہ سن کر پھر ان کو پرنٹ کیا کرتے تھے اور دوبارہ پڑھتے تھے اور پھر انہیں ایک فائل میں محفوظ کرتے تھے۔ گھر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عربی کتب اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کی دس جلدوں کا عربی ترجمہ اپنی آواز میں ریکارڈ کر کے محفوظ کیا اور جمعہ کیلئے آتے جاتے وقت انہیں سنا کرتے تھے یا کبھی تلاوت سنتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درس قرآن کا عربی ترجمہ جب ایم.ٹی.اے پر نشر ہونا شروع ہوا تو اس کی بھی ریکارڈنگ شروع کی اور اپنے پاس محفوظ رکھی۔ کہتے ہیں میں کئی دفعہ ان کے گھر گیا ہوں۔ جب بھی وہاں ٹھہرتا تھا ہر روز نماز فجر سے ڈیڑھ یا دو گھنٹے پہلے خاکسار تہجد کے وقت رونے اور گڑگڑانے کی آواز سنتا تھا اور اگر وہ ٹی وی کبھی دیکھتے تھے تو صرف ایم.ٹی.اے دیکھا کرتے تھے یا کبھی خبریں دیکھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کا ایم.ٹی.اے خراب ہو گیا تو انہوں نے فوری طور پر پیغام بھجوایا کہ آ کے میرا ایم.ٹی.اے ٹھیک کریں کیونکہ اس کے بغیر گزارہ مشکل ہے۔ شنبور صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَةَ الْخِلَافَةِ کہ یا اللہ ہمیں خلافت کی برکتوں سے بہترین فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔ اور جب بھی اس دعا کو پڑھتے تھے تو رونے لگتے تھے۔ کہتے ہیں یہ واقعہ میرے سامنے کئی مرتبہ پیش آیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیٹے اور اہلیہ کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والے بن جائیں اور اِن کی اُن کے لئے جو دعائیں ہیں وہ ساری قبول ہوں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 401)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

10 Years Quality Service
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
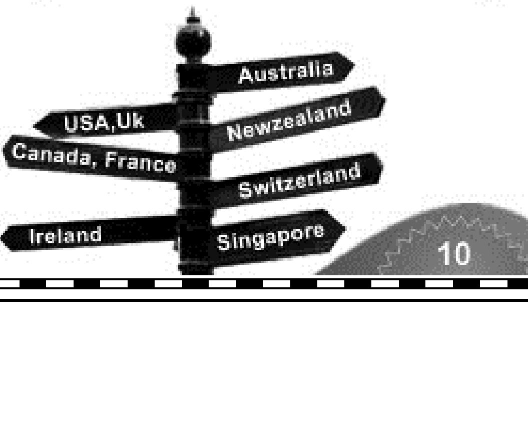

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

’’مالی قربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ایک خاص امتیاز ہے‘‘

سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں، گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کیلئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے

نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کی روشنی میں مالی قربانی کا خاص ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے

مالی قربانیاں ہمیں فائدہ پہنچانے کیلئے ہیں

مخالفین تو جماعت کو مٹانا چاہتے تھے لیکن اس مخالفت نے کچھ احمدیوں کو ایمان میں پہلے سے کئی گنا بڑھا دیا

ہمارا یہ کام ہے کہ اپنی اصلاح کریں، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں، قربانیوں کی طرف بھی توجہ دیں اور اسلام کی حقیقت دنیا پر واضح کریں

اللہ تعالیٰ تمام ممالک کے شاملین کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے

عالمی طور پر جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر اور اس کے بعد برطانیہ، جرمنی اور امریکہ رہے فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ، افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا سر فہرست، افریقہ کے متعدد ممالک میں تحریک وقفِ جدید کے شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے مثالی کام مختلف پہلوؤں سے پاکستان، برطانیہ، جرمنی، امریکہ، کینیڈا، انڈیا اور آسٹریلیا کی مثالی قربانی کرنے والی جماعتوں کے جائزے

وقفِ جدید کے اکسٹھویں سال کے بابرکت اختتام اور سالِ نَو کے اعلان کے موقع پر دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد نبھانے والے دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلصین جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات اور سالِ نَو کی حقیقی مبارکباد کا فلسفہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04؍جنوری 2019ء بمطابق 04؍صلح 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

آج 2019ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ ایک احمدی کو کیسا ہونا چاہئے فرمایا کہ

’’آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔‘‘ فرمایا کہ’’...... کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔...... رات اور دن تضرع میں لگے رہو...... زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔‘‘ نمازوں میں دعائیں تبھی ہوں گی جب نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ انہیں سنوار کر پڑھنے والے ہوں گے۔ فرمایا کہ’’...... نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا...... خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔‘‘ فرمایا’’عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 274 تا 275، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ معیار ہے، یہ لائحہ عمل ہے جس پر اگر ہم اس سال میں عمل کرنے والے ہوں گے، ان باتوں کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کرنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً یہ سال ہمارے لئے مبارک اور بہت سی برکتیں لانے والا سال ہوگا۔ اور اگر یہ نہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے سال کی مبارکباد رسمی مبارکباد ہے۔ نئے سال کے آغاز کی پہلی رات میں تہجد اور باجماعت فجر کی نماز پڑھ لینا تمام سال کی نیکیوں پر حاوی نہیں ہو جاتا بلکہ اس کوشش کو حتی المقدور تمام سال پر جاری رکھنا اصل نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور حقیقت میں ہماری ذاتی زندگیوں میں بھی یہ سال بے شمار برکات لانے والا بنے اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات بھی ہم دیکھنے والے ہوں۔

اس کے بعد اب میں آج کے دوسرے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ جنوری سے وقف جدید کا سال شروع ہوتا ہے اور جنوری کے پہلے یا دوسرے خطبہ میں عموماً وقف جدید کے سال کا اعلان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ایک خاص امتیاز ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور ارشادات کی روشنی میں اس مالی قربانی کا خاص ادراک ہمیں عطا فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، اس لئے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے مال کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ اس سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہے۔ اور مجموعی لحاظ سے جماعتی ترقیات کو بھی ہم دیکھتے ہیں۔ جماعت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۔ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التغابن:17) یعنی پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ (التغابن:18) اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

پس اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے جو اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس مالی قربانی سے انفرادی فائدہ بھی ہے اور جماعت کی ترقی بھی ہے جو پھر افراد کی ترقی کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الشح، حدیث 1698) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔ (صحیح

البخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ......الخ، حدیث 1417)

یہ معمولی خرچ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے دینا آگ سے بچاتا ہے۔ پس یہ مالی قربانیاں ہمیں فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں۔ اس مالی قربانی کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔‘‘ فرمایا ’’پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔‘‘ ضائع ہو جائے گا۔ فرمایا کہ ’’یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’......تم یقیناً سمجھو یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد 3، صفحہ 497 تا 498)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانیوں اور خدمت کی اس روح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں نے سمجھا اور خوب سمجھا اور بڑھ چڑھ کر قربانی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ جو ایک عرصے سے احمدیت کو قبول کئے ہوئے ہیں بلکہ نو مبائعین بھی بیعت کے بعد اس مالی قربانی کی روح اور حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو انتہائی غربت کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن مالی قربانیوں میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے اور اسی طرح قربانیاں کرتے ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں آپؑ کے صحابہ نے کیں۔ بعض ایسے نمونے بھی ہیں اور جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت فرمایا تھا کہ میں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے ہیں۔ پھر آپؑ نے مثال دی، فرمایا جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین ہیں اور امام الدین کشمیری ہیں۔ فرمایا کہ یہ میرے گاؤں کے قریب رہنے والے ہیں وہ تینوں بھائی جو شاید تین چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندے دیتے ہیں چندے میں شریک ہیں۔

(ماخوذ از ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 313 حاشیہ)

ان بزرگوں کی اس وقت اشاعت دین کے لئے یہ قربانیاں ہیں جو آج ان کی اولادیں اور ان کی نسلیں کشائش سے زندگی بسر کر رہی ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہی روح ہمیں آج بھی نظر آتی ہے بعض جگہ پہ بلکہ بہت سی جگہوں پہ اور دور دراز کے رہنے والے غریب لوگوں میں نظر آتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے سو سال بعد پیدا ہوئے یا احمدی ہوئے اور کبھی خلیفہ وقت سے براہ راست ملے بھی نہیں۔ لیکن دین کی محبت، خلافت کی اطاعت، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد وفا اور عہد بیعت، دین کی خاطر قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اگر صرف اسی بات کو ہی دیکھا جائے تو یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔ اور یہ جذبہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے کوئی دلوں میں پیدا نہیں کر سکتا۔ بعض لوگوں کی قربانیوں اور اللہ تعالیٰ کے ان سے سلوک کے واقعات ہیں ان میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔

گھانا کے ایک دوست فرِم پونگ (Frimpong) صاحب کہتے ہیں کہ چند سال پہلے میں نے اپنی تعلیم کے حوالے سے پانچ ہزار پاؤنڈ فیس ادا کرنی تھی۔ اُس وقت میں کام بھی کر رہا تھا لیکن میری تنخواہ اتنی نہیں تھی۔ اگر میں بارہ مہینوں کی تنخواہ بھی جمع کر لیتا تو اتنی رقم نہیں بنتی تھی۔ بہرحال مجھے بنک سے تین ہزار پاؤنڈ کا قرض مل گیا اور میری تنخواہ کا چالیس فیصد ہر ماہ قرض کی ادائیگی میں چلا جاتا لیکن پھر بھی میں چندہ بھی پوری تنخواہ پر ادا کرتا تھا۔ یہ پرواہ نہیں کی کہ چالیس فیصد چلا جاتا ہے۔ کہتے ہیں ایک دن میں کُماسی مشن ہاؤس گیا۔ کماسی گھانا کا ایک شہر ہے، تو سرکٹ مشنری نے میرے وقف جدید کے وعدے کے حوالے سے یاددہانی کروائی۔ اس وقت میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو میرے وعدے کے مطابق رقم موجود تھی لیکن میں نے سوچا کہ اگر یہ رقم چندے میں ادا کر دی تو میرے پاس جاب پر جانے کے لئے باقی دنوں میں کرائے کے پیسے بھی نہیں بچیں گے۔ کہتے ہیں بہرحال میں نے وہ رقم اُسی وقت چندے میں ادا کر دی۔ میں مشن ہاؤس سے گھر واپس جا رہا تھا تو فون پر میسج آیا کہ میرے بنک اکاؤنٹ میں کچھ رقم منتقل ہوئی ہے جو اس سے پانچ گنا زیادہ تھی جو میں نے چندے میں ادا کی تھی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے سوچا کہ شاید بنک کی طرف سے غلطی سے یہ رقم آ گئی ہو جو وہ بعد میں واپس لے لیں گے کیونکہ تنخواہ تو پہلے ہی میرے اکاؤنٹ میں آ چکی تھی لیکن اگلے روز جب میں کام پر گیا تو پتہ چلا کہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ رقم ملی تھی جو گزشتہ مہینوں کے بقایا جات تھے۔ اس پر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوف کے باوجود چندے کی رقم ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔ اس دن کے بعد پھر ہمیشہ میں اپنے وعدہ جات اور چندہ کی ادائیگی کی طرف بڑی توجہ دیتا ہوں۔ یہ افریقہ کے ہیں۔ دور دراز ملک میں رہنے والے ہیں۔

بورکینا فاسو افریقہ کا ایک اور ملک ہے جو فرنچ بولنے والوں کا ملک ہے۔ وہاں کے بوبوجلاسو (Bobo-Dioulasso) کے مبلغ لکھتے ہیں۔ یہ وہاں کے شہر کا نام ہے کہ ایک نو مبائع خادم زودی (zodi) صاحب کچھ عرصہ سے ذہنی بیماری کی وجہ سے پریشان تھے اور نیند کی گولیاں استعمال کرتے تھے۔ ڈیپریشن ہوا اور وہ بہت زیادہ بڑھ گیا تھا۔ ایک دن ہمارے مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ ان کا چندہ وقف جدید اور تحریک جدید کتنا ہے وہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے مشنری نے بتایا کہ یہ چندہ آپ حسب توفیق جتنا بھی ادا کرنا چاہیں ادا کر دیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ معیاری چندہ کتنا ہے؟ مشنری نے ان کو بتایا۔ انہوں نے خوشی خوشی چندہ ادا کیا اور چلے گئے۔ کچھ دن کے بعد پھر مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ میں بیمار تھا اور چندے کی برکت سے اب میری حالت بہت بہتر ہے۔ میں نے نیند کی گولیاں کھانی بھی چھوڑ دی ہیں اور دلی سکون محسوس کر رہا ہوں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت پیدا ہوئی۔ چندہ دیا، عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے پھر فضل فرمایا جبکہ اس سے پہلے ان کی یہ حالت تھی کہ خودکشی کرنے کی طرف مائل ہو گئے تھے۔

یوکے کے ہی ایک دوست ہیں، وہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے مجھے فون پر چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی یاددہانی کرائی گئی اور بتایا گیا کہ گزشتہ سال مَیں نے اتنی رقم ادا کی تھی۔ اس پر میں نے گزشتہ سال سے کچھ بڑھا کر دینے کا وعدہ کیا۔ اس وقت میرے پاس پیسے بالکل نہیں تھے۔ مَیں نے دعا کرنی شروع کی کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے خود ہی انتظام فرما دے۔ چنانچہ کہتے ہیں دو ہفتے کے بعد ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مجھے خط موصول ہوا۔ میں نے دوران سال ٹیکس زیادہ دیا ہوا تھا اور وہ یہ رقم واپس کر رہے تھے۔ میں خود اکاؤنٹنٹ ہوں اور مجھے اپنے ٹیکس وغیرہ کے حساب کا اچھی طرح علم ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر رقم کا یہ انتظام کر دیا کیونکہ میرے حساب سے تو پورا ٹیکس دیا گیا تھا۔ کہتے ہیں اس کے چند مہینے بعد صدر صاحب نے دوبارہ فون کیا، چندہ وقف جدید کے حوالے سے یاددہانی کروائی اور بتایا کہ گزشتہ سال میں نے اتنا چندہ ادا کیا تھا۔ اس پر میں نے گزشتہ سال کی نسبت کچھ بڑھا کر وعدہ لکھوا دیا۔ اتفاق سے اس وقت بھی میرے پاس پیسے نہیں تھے۔ پھر میں سوچنے لگا کہ پہلے تو اللہ تعالیٰ نے ٹیکس ریٹرن (tax return) کی رقم بھجوا دی تھی اب بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ پھر کہتے ہیں میں دعا میں لگ گیا۔ ایک ہفتہ بعد ہی میں اپنے کاغذات دیکھ رہا تھا تو مجھے ایک بِل نظر آیا جس کے ساتھ کچھ آفر (offer) بھی تھی۔ میں نے کمپنی والوں کو فون کیا تو اس آفر کے مطابق مجھے پری پیڈ (pre-paid) کارڈ بنوا کر بھجوا دیا گیا اور اُس میں اُس سے زیادہ رقم موجود تھی جو میں نے چندے میں ادا کرنی تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے وقف جدید کے چندے کا انتظام کر دیا۔ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف افریقہ میں نظارے دکھاتا ہے، بلکہ ہر جگہ جو نیک نیتی سے چندہ ادا کرنا چاہیں وہ ان کو ایسے نظارے دکھاتا ہے۔

بورکینا فاسو سے بشارت علی صاحب مبلغ ہیں، کہتے ہیں کہ بورومو (Boromo) ریجن کے ایک نومبائع احمدی کونے آدم (Kone Adama) صاحب کو گزشتہ سال وقف جدید کی تحریک کی گئی۔ اس پر انہوں نے جو ہر سال گاؤں کے مولوی کو دیتے تھے وہ چندے میں دے دیا۔ مسلمان تھے۔ بیعت کر لی تو انہوں نے کہا میں مولویوں کو دیتا تھا وہ چندے میں دے دیا۔ اُن کے والد کو اس کا علم ہوا تو بڑے ناراض ہوئے اور زمین کا ایک حصہ ان کو دے کر ان کو الگ کر دیا۔ کہتے ہیں اس سال انہوں نے اپنی فصل لگائی۔ اللہ کے فضل سے بہت اچھی فصل ہوئی اور بعض جگہ زیادہ بارشیں ہونے کی وجہ سے فصلیں خراب ہوئی تھیں لیکن ان کی جو پانی والی جگہ کی فصل تھی وہ بھی خراب نہیں ہوئی جبکہ ان کے والد اور باقی رشتہ داروں کی فصلیں زیادہ بارش کی وجہ سے خراب ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے والد کی فصل دوبارہ لگانے میں ان کی مدد بھی کی اور اپنی اچھی فصل سے بھی اُن کو حصہ دیا۔ یہ مسلمان تھے اور مسلمانوں سے احمدی ہوئے تھے تو اس پر ان کے والد نے کہا کہ یقیناً تمہاری جماعت کو چندہ دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنا فضل کیا ہے۔ والد نے اس بات کو تسلیم کیا اور یہ بھی کہا کہ تمہاری جماعت سچی ہے تم اس پر قائم رہنا۔ میری مجبوری ہے کہ میں مولوی کو چھوڑ نہیں سکتا۔ بعض پرانی رسمیں روایتیں ہیں جنہوں نے ان لوگوں کو باندھا ہوا ہے۔ اور اِس سال بھی انہوں نے اپنا چندہ دوگنا ادا کیا ہے۔

گیمبیا (Gambia) کیانگ (Kiang) ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں جماعت کے مخالفین نے ممبران کو احمدیت سے ہٹانے کی کوشش کی اور دعویٰ کیا کہ وہ سب احمدیوں کو احمدیت سے ہٹا دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس پر ہمارے ایک احمدی ممبر جالو نے معلم صاحب کو بتایا کہ مخالفین کی یہ کوشش ایک کھاد کا کام کر رہی تھی کیونکہ اس مخالفت سے پہلے مَیں فعال احمدی نہیں تھا لیکن اب نہ صرف چندہ وقف جدید اور تحریکات کا ادا کر رہا ہوں بلکہ وصیت کی بابرکت سکیم میں بھی مَیں شامل ہو گیا ہوں۔ تو مخالفین تو جماعت کو مٹانا چاہتے تھے لیکن اس مخالفت نے کچھ احمدیوں کو ایمان میں پہلے سے کئی گنا بڑھا دیا۔

گنی کناکری ایک ملک ہے وہاں کے ایک دوست اکوبی (Akobi) صاحب کہتے ہیں کہ مشنری انچارج نے جب وقف جدید کے حوالے سے گزشتہ سال کا میرا خطبہ جمعہ، جس میں چند مالی قربانیوں کے واقعات بیان کئے تھے وہ سنایا۔ تو کہتے ہیں میرے دل پر اس کا بڑا اثر ہوا۔ اگلے دن اپنے کاروبار کے سلسلہ میں مَیں سیرالیون جا رہا تھا۔ میرے پاس سفر کے لئے صرف تین سو ڈالر تھے اور مجھے پیسوں کی کافی ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود میں نے تین سو ڈالر میں سے ایک سو ڈالر علیحدہ کر کے لفافے میں ڈال دیا کہ یہ مَیں وقف جدید میں ادا کر دوں گا۔ اس کے بعد میں دوسرے کاموں میں لگ گیا اور لفافہ بھجوانا بھول گیا۔ کہتے ہیں ابھی اس بات کو دو گھنٹے ہی گزرے تھے کہ ایک شخص میرے دفتر میں داخل ہوا اور مجھے ایک لفافہ دیتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ آپ کے فلاں دوست نے بھجوایا ہے۔ جب میں نے لفافہ کھول کر دیکھا تو اس میں تین سو ڈالرز تھے اور لکھا ہوا تھا کہ تم سفر پر جا رہے ہو یہ تمہارے سفر خرچ کے لئے بھجوا رہا ہوں۔ اس پر مجھے فوراً یاد آیا کہ میں نے تو ابھی وہ رقم بھجوائی بھی نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے کئی گنا بڑھا کر مجھے لوٹا دی اور پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے میرا دل بھر گیا کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایمان بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ناں کہ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے، اِس بات کی ان کو سمجھ آ رہی ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں، ان سے بچنا چاہئے، وہ یہ ہیں: تکبر، حرص اور حسد‘‘

(رسالہ قشیریہ، باب الحسد)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور

ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

بینن کی ریجن بوھیکوں (Bohicon) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ بوھیکوں (Bohicon) ریجن کی ایک جماعت ابومے (Abomey) کے صدر اہونگان جیسک (Ahouangan Jacques) صاحب کہتے ہیں کہ ان کے ذمہ ایک بڑی رقم قرض کی تھی جو ادا نہیں ہو رہی تھی۔ اسی دوران ان کے حلقے کے معلم نے چندہ وقف جدید کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ سال ختم ہو رہا ہے اور جس جس نے ابھی تک اپنی ادائیگی مکمل نہیں کی وہ جلد جلد مکمل کریں۔ صدر صاحب کہتے ہیں کہ میرے پاس اس وقت زیادہ پیسے نہ تھے لیکن قرض کے علاوہ یہ فکر بھی لگ گئی کہ وقف جدید کا چندہ بھی دینا ہے۔ چنانچہ اسی وقت میری جیب میں جو پانچ سو فرانک تھے وہ اس چندے میں دے دئے اور گھر چلا گیا۔ دعا کرتا رہا کہ قرض ہے وہ کیسے ادا ہو گا۔ کہتے ہیں کہ اگلے ہی دن مجھے ایک کام ملا جو کہ چند دن کا تھا اور اس کی اجرت جو مقرر کی گئی وہ میرے قرض کی رقم سے کچھ زیادہ تھی اس لئے میں نے کام کی حامی بھر لی اور چند دن میں وہ کام ختم ہو گیا۔ سارا قرض بھی ادا ہو گیا اور گھر کے راشن کا بھی بندوبست ہو گیا۔ کہنے لگے کہ اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ چندے کی برکت ہے۔ یہ لوگ ان باتوں کو اتفاق نہیں سمجھتے بلکہ یہی سمجھتے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے انتظام کر رہا ہے۔

مالی کے ریجن سکاسو (Sikasso) کے مبلغ کہتے ہیں کہ ایک نومبائع ابوبکر نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد چندہ جات کی عجیب برکتوں کو میں نے محسوس کیا ہے۔ میرا ایک بیٹا ہر سال بارشوں کے موسم میں شدید بیمار ہو جاتا تھا جس کے علاج پر بھاری رقم خرچ ہوتی تھی اور پریشانی اور کام سے چھٹیاں علیحدہ لینی پڑتی تھیں۔ لیکن جب سے میں نے چندے کی ادائیگی شروع کی ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ لڑکا بیمار نہیں ہوا اور اس بات میں مجھے ذرا بھی شک نہیں کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ریجن سان پیدرو (San-Pédro) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں کاں اِیلیفاں (Kamp Elephant) میں چند افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی تھی۔ دوران سال نومبر 2018ء میں اس جماعت کا دورہ کیا۔ وہاں رات قیام کیا۔ رات دیر تک تبلیغ جاری رہی اور غیر احمدی احباب کی بھی ایک بڑی تعداد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس کے بعد ایک احمدی دوست کے گھر میں ہی نماز فجر ادا کی گئی جس میں احمدی احباب نے شرکت کی اور ان چند احمدی احباب کو درس کے بعد بتایا گیا کہ اگلا مہینہ وقف جدید کے چندے کے حوالے سے آخری مہینہ ہے اور اس میں تمام احمدی افراد کوشش کر کے شامل ہوں۔ چنانچہ درس کے بعد لوگ گھروں میں چلے گئے۔ کہتے ہیں میں سوچ رہا تھا کہ غریب سی جگہ ہے۔ گاؤں ہے۔ زیادہ نہ سہی تو پانچ ہزار فرانک سیفا چندہ ان کی طرف سے آجائے گا اور ان لوگوں کے حساب سے یہ کافی ہو گا لیکن کہتے ہیں جب واپس آنے لگا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب ایک دوست میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم معذرت چاہتے ہیں کہ فی الحال ابھی فصل تیار نہیں ہے اور حالات ابھی تنگ ہیں اس لئے صرف سترہ ہزار فرانک سیفہ کی رقم پیش کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی کہنے لگے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے کاروبار، میں فصلوں میں برکت دے تا کہ ہم زیادہ چندہ ادا کر سکیں۔

انڈیا سے ایک انسپکٹر اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ کاموریڈی جماعت میں وقف جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ ایک نوجوان نے اسی وقت اپنے مکمل چندے کی ادائیگی کر دی۔ بعد ازاں اسی دن انہیں ایک کافی موٹی رقم ملنے کی اطلاع ملی جس کا وہ آٹھ سال سے زائد عرصے سے انتظار کر رہے تھے۔ بلکہ اتنا وقت گزر گیا تھا کہ انہوں نے اس رقم کے ملنے کی امید ہی چھوڑ دی تھی۔ نہ صرف انہیں یہ رقم ملی بلکہ ان کی عارضی ملازمت بھی مستقل ہو گئی۔ اس پر وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے معجزہ ہوا ہے اور اب وہ کہتے ہیں میں ہر سال اپنی پندرہ روزہ آمدنی وقف جدید کے چندے میں دیا کروں گا۔

رومانیہ جو مشرقی یورپ میں ہے وہاں کے مبلغ فہیم صاحب لکھتے ہیں: یہاں ایک مقامی احمدی رومانین ہیں۔ وہاں ٹیلرنگ کا کام کرتے ہیں۔ چندے کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ ہیں اور بہت بشاشت اور اخلاص سے چندہ دیتے ہیں۔ انہیں چندے کی یاددہانی کی کبھی ضرورت پیش نہیں آئی۔ ہمیشہ خود وقت پر ادا کر دیتے ہیں۔ پھر چندے کی ادائیگی میں بہت سلیقہ برتتے ہیں۔ ہمیشہ سادہ لفافے میں یا کسی سفید کاغذ میں رکھ کے چندہ پیش کرتے ہیں اور لفافے پر مالی قربانی کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک خط لکھا تھا، اسی خط کا حوالہ وہ مربی صاحب دیتے ہیں کہ اپنے مشاہدے کا ذکر کیا انہوں نے اس خط میں کہ اللہ کے فضل سے میں چندہ دیتا ہوں۔ جب سے میں نے چندہ دینا شروع کیا ہے یہ بات میرے مشاہدے میں ہے کہ خدا کی رضا کے لئے چندہ دینے کے ساتھ میرے گاہکوں کی تعداد بڑھتی ہے۔ آمدنی میں خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے۔ ایک طرف میں اپنی جیب سے خدا کے رستے میں نکالتا ہوں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ میرے جیب میں وہی رقم بڑھا کر واپس لے آتا ہے کیونکہ چندے کے بعد میرے پاس کام کروانے کے لئے زیادہ گاہک آجاتے ہیں۔ پس یہ ہیں لوگ کہ ان کو اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں، یورپین ملکوں میں رہتے ہوئے بھی، دنیاداری میں زندگی گزارنے کے باوجود جب احمدیت کی طرف لے کر آیا تو ان کو اپنے فضلوں سے نواز کر ان کے ایمان میں پختگی عطا فرما رہا ہے۔

انڈیا سے انسپکٹر سلیم صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت جے پور میں ایک احمدی دوست جو کہ ایک پرائیویٹ سکول میں ٹیچر تھے گزشتہ سال انہیں چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی۔ ان سے درخواست کی گئی کہ آپ کا وعدہ تو آپ کی آمد سے پانچ ہزار ہونا چاہئے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں تو ایک عام سے پرائیویٹ سکول کا ٹیچر ہوں اتنی رقم کہاں سے ادا کروں گا؟ بہرحال انہیں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ توفیق بھی دے گا۔ اس سال جب دوبارہ ان سے ملنے کے لئے گئے تو وہ اسی سکول میں پرنسپل کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ چندے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت عطا کی ہے کہ میں نے یہ سکول خرید لیا ہے اور اس پر پھر ان کو تحریک کی گئی کہ اس سال پھر آپ کو اپنا وعدہ بڑھانا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید سکول خریدنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہنے لگے کہ ایک اَور سکول بھی خریدنے کی بات ہو رہی ہے اور مالک کا ابھی فون آیا کہ آپ آکر چابی لے جائیں اور انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اب ان کے پاس چار سکول ہیں۔ پہلے ان کے مکان کی چھت ٹین کی ہوتی تھی۔ چھوٹا سا شیلٹر (shelter) سا مکان تھا۔ اب اللہ کے فضل سے ان کا تین منزلہ مکان بن گیا ہے جس میں سے ایک منزل انہوں نے نماز جمعہ کیلئے رکھی ہوئی ہے۔ یہ فضل جو ہے یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہے۔ اس کی وجہ سے ان کے ایمان میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

امیر صاحب لائبیریا کہتے ہیں کہ دسمبر میں ہماری تبلیغی ٹیم ایک گاؤں سوکر ٹاؤن (Sookar Town) پہنچی۔ یہ گاؤں منروویا (Monrovia) شہر سے فاصلے کے لحاظ سے زیادہ دور نہیں ہے لیکن موجودہ دَور کی سہولیات سے بالکل محروم ہے۔ راستہ بھی دشوار گزار ہے اور وہاں پہنچنے کے لئے تین منکی برجز (monkey bridges) یعنی رسیوں اور لکڑی سے بنائے گئے عارضی پل ہیں ان میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ نمازوں کے بعد تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ جماعت احمدیہ کی غرض و غایت بتائی۔ اس پر اس گاؤں کے ایک معمر بزرگ عثمان کمارا اٹھے اور اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں نے چند دن پہلے دیکھا تھا کہ آسمان گر گیا ہے اور ہر طرف کہرام مچا ہوا ہے۔ اسی اثنا میں سڑک پر ایک گاڑی رکتی ہے جس میں سفید لوگ بیٹھے ہیں جو ہمیں آواز دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آجاؤ ہم تمہیں سلامتی دیں گے۔ اس پر یہ خواب ختم ہو گیا۔ اس کے بعد میں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ کیسا خواب ہے؟ اس کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ آپ لوگوں کے آنے سے مجھے سمجھ آ گئی کہ خواب کا مطلب کیا ہے۔ کہنے لگے کہ میں کافی عمر کا ہو گیا ہوں۔ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ غیر افریقنوں کو، سفید لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ چنانچہ وہاں پر موجود سب لوگوں نے جماعت میں شمولیت کا فیصلہ کیا، بیعت کر لی اور وقف جدید کے سال کا بھی آخر ہی تھا۔ اُن کو بتایا گیا کہ چندوں کی طرف توجہ کریں۔ اس بیعت کے بعد جب انہیں چندے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے چندہ بھی دیا اور ان میں ایمان اور اخلاص میں اضافہ ہو رہا ہے۔

صدر لجنہ کینیڈا کہتی ہیں کہ ایک مجلس کے دورے کے دوران ایک خاتون نے بتایا کہ ان کی بارہ سال کی بچی کو سکول کی طرف سے اسّی ڈالر کا انعام ملا۔ اس سے وہ اپنی مرضی کا کچھ خریدنا چاہتی تھی لیکن سیکرٹری وقف جدید کی تحریک پر اس نے انعام کی یہ ساری رقم چندے میں ادا کر دی۔ وہ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو اس طرح نوازا کہ اگلے دن عبدالسلام سائنس فیئر میں اس کی پہلی پوزیشن آئی اور اسے تین سو ڈالر کا انعام مل گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس بچی کے ایمان اور اعتقاد کو پختگی عطا فرمائی۔

آجکل ایک نئی گیم فورٹ نائٹ (Fortnite) شروع ہوئی ہے بعض بچے اس میں اپنی رقمیں ضائع کرتے ہیں۔ والدین کو بھی چاہئے اس سے ان کو روکیں اور تنظیموں کو، خاص طور پہ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کو بھی چاہئے کیونکہ ایک کے بعد اگلے سٹیپ (step) پہ جانے کے لئے پھر کارڈ لیتے ہیں، پھر پیسے خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ پچھلے دنوں میں ایک آرٹیکل تھا، ایک تحقیق تھی کہ بعض ایسے گروہ، گروپ بن گئے ہیں جو بچوں کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں، ورغلاتے ہیں اور کارڈ لے کر دینے کے بہانے پھر ان کے والدین کے بنک اکاؤنٹ نمبر بھی لے رہے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد والدین کو پتہ لگتا ہے کہ ان کے بنک اکاؤنٹ میں رقمیں نہیں ہیں۔ اس گیم کی وجہ سے بچوں میں جو نشہ کی طرح کی عادت پڑھ رہی ہے اس سے نہ صرف ان کا وقت ضائع ہو رہا ہے اور غلط قسم کی سوچیں پیدا ہو رہی ہیں بلکہ بعض والدین کو نقصان بھی ہوا ہے۔ اس چیز سے بچنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ نے جس طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، یہ احساس بچوں میں خاص طور پر وقف جدید کے لئے تو پیدا کرنا چاہئے۔

انڈیا کے کرناٹک صوبہ کے ایک انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک ریفریشر کورس منعقد ہوا جس میں کہتے ہیں کہ خاکسار نائب ناظم مال اور وقف جدید کے ساتھ شامل ہوا۔ وہاں پر نائب ناظم مال نے وہاں کے لوکل معلم کے گھر میں اس بات کا ذکر کیا کہ دوران سال کیرالہ میں شدید بارشیں ہوئی ہیں اور کافی نقصان ہوا ہے اس لئے وقف جدید کی وصولی میں دقّت کا سامنا ہے اور اس کے بعد نائب ناظم مال نے معلم صاحب کے گھر سے جاتے ہوئے ان کے بچوں کو تحفۃً سو سو روپے دے دئے۔ کچھ عرصہ کے بعد کہتے ہیں مَیں دوبارہ اس جماعت میں دورے پر گیا تو معلم صاحب کے بچوں نے وہی سَو سَو روپے جو ان کو بطور تحفہ ملا تھا چندہ وقف جدید میں ادا کر دئے اور کہنے لگے کہ کیرالہ کے حالات چونکہ اس وقت سیلاب کی وجہ سے خراب ہیں اس لئے ہماری طرف سے یہ چندے کے طور پر قبول کر لیں۔ باوجود چھوٹی عمر کے ان کے دل میں چندے کی اہمیت زیادہ تھی۔

یو۔کے کی جماعت سے ہی ایک خاتون لجنہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے 2010ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت کی وجہ سے گھر سے بھی نکال دیا گیا۔ اس وقت میرے پاس کوئی جاب (job) بھی نہیں تھا۔ مجھے بڑی شرمندگی ہوتی تھی کہ میں چندہ نہیں ادا کر سکتی۔ حالانکہ پہلے سال نومبائعین کے لئے چندہ جات دینا لازمی بھی نہیں ہے لیکن کہتی ہیں مجھے بہرحال فکر تھی۔ کہتی ہیں مَیں نے وعدہ کیا کہ جب مجھے جاب ملے گا تو میں نے جس دن سے بیعت کی ہے اسی وقت کے حساب سے چندہ ادا کروں گی۔ چند مہینے کے بعد مجھے جاب مل گیا۔ میں نے چندہ جات ادا کرنے شروع کر دئے۔ چندے کی برکات سے اللہ کے فضل سے ایک سال میں تین مرتبہ میری تنخواہ میں اضافہ ہوا۔ پھر کچھ عرصہ بعد پہلے والدین جنہوں نے مجھ سے رابطہ منقطع کیا تھا اُن سے رابطہ بھی بحال ہو گیا۔ تعلق قائم ہو گیا اور والدین کے ساتھ اچھے تعلقات بھی ہو گئے ہیں، شادی بھی ہو گئی ہے اور کہتی ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر چیز بھی میسر ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چینتہ کنٹہ)

لائبیریا سے کیپ ماؤنٹ (Cape Mount) کاؤنٹی کے لوکل معلم کہتے ہیں کہ نگبینا (Ngbina) جماعت میں چندہ وقف جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ چند روز بعد ایک مخلص احمدی خاتون موسو کمارا (Musu Kamara) صاحبہ نے بتایا کہ جب آپ نے مالی قربانی کی برکات بیان کرتے ہوئے وقف جدید کے چندے کا ذکر کیا تو باقی لوگ اپنے چندے دے رہے تھے لیکن میرے پاس کچھ نہیں تھا اس لئے تحریک میں شامل نہ ہو سکی۔ کہتی ہیں کل رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ لوگ پھر آئے ہیں اور میں نے ایک سو لائبیرین ڈالر چندہ دیا لیکن صبح اٹھ کر حیران تھی کہ پیسے تو میرے پاس ہے نہیں۔ چندہ کیسے ادا ہو گیا لیکن خدا کا فضل ایسا ہوا کہ ابھی کچھ دیر پہلے ایک شخص آیا اور مجھے پانچ سو لائبیرین ڈالر دئے اور بتایا کہ یہ میرے بیٹے نے مجھے بھیجے ہیں۔ یعنی اس خاتون کے بیٹے نے۔ لہٰذا اپنی خواب کو پورا کرتے ہوئے سو لائبیرین ڈالر چندہ ادا کرنے آئی ہوں۔

بہت سے اور ایسے واقعات ہیں کہ عورتیں بعض دفعہ چندہ دینے میں بلکہ اکثر مردوں کی اصلاح کرتی ہیں ان کو چندوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں اور اس اہمیت کو مردوں سے زیادہ سمجھتی ہیں۔

گنی کناکری کے ابوبکر صاحب لکھتے ہیں جو ایک جماعت کے صدر ہیں، زراعت کے شعبہ سے منسلک ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد مجھے اکثر جماعت کے مبلغین اور معلمین چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے تھے لیکن میں تھوڑی بہت رقم ادا کر دیا کرتا جبکہ میری اہلیہ اس معاملے میں بڑی پابند تھی اور ہمیشہ اہتمام سے چندہ ادا کرتی تھی اور مجھے بھی چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی تھی۔ اس پر میں اسے یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ جب بہت زیادہ پیسے ہوں گے تو پھر چندہ دے دیا کروں گا۔ اِس پر وہ کہتی کہ زیادہ پیسے تب ہی ہوں گے جب اللہ تعالیٰ کا حق پورا کریں گے۔ اس طرح میری اہلیہ نے زبردستی مجھ سے چندہ ادا کروانا شروع کر دیا۔ جب میں نے پوری شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنا شروع کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا۔ کہتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے اور زراعت کے شعبہ میں ڈگریاں لینے والوں کی فصلوں کو وہ پھل نہیں لگا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز اور ناسمجھ کو عطا کرنا شروع کیا۔ اب میں زمینوں سے فصل تب ہی گھر لاتا ہوں جب ان کا پورا حساب کر کے لوکل مشنری کو چندہ دے کر اس سے رسید کٹوا لیتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کے ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دوست زابلو صاحب کو خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ بیعت کے بعد باقاعدہ خطبات سنتے ہیں اور ایک پرجوش داعی الی اللہ ہیں۔ ذاتی رقم خرچ کر کے جماعتی لٹریچر خرید کر غیر احمدی احباب کو دیتے ہیں۔ زابلو صاحب ایک ہوٹل میں کام کرتے تھے اور اچھی پوسٹ پر تھے لیکن اب ان کے پاس نوکری نہیں ہے اور ان کی اہلیہ ہی گھر کے خرچ برداشت کرنے میں ان کی مدد کرتی ہیں۔ کہتے ہیں کچھ دن پہلے انہوں نے فون پر کہا کہ میں تیس ہزار فرانک سیفا (CFA Frank) بطور چندہ وقف جدید بھیج رہا ہوں۔ اس پر میں نے انہیں کہا کیونکہ میں ان کے حالات سے واقف تھا، کہ آپ کے حالات اچھے نہیں تو بیشک کم ادا کریں۔ یہ رقم زیادہ ہے آپ کے لئے اور جلسہ سالانہ بھی آ رہا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا تھا کہ بیس ہزار فرانک چندہ دیتے ہیں لیکن میری اہلیہ کا اصرار ہے کہ ہم نے تیس ہزار فرانک سیفا ہی دینا ہے اور اللہ کے فضل سے پھر وہ جلسہ میں بھی شامل ہوئے۔ تو اس طرح بہت سی جگہ عورتیں ہیں جو مردوں سے بھی قربانیاں کرواتی ہیں۔

آسٹریلیا کی ایک جماعت کے صدر بیان کرتے ہیں کہ ایک مخلص دوست اپنا چندہ وقف جدید ادا کر چکے تھے۔ 20 ردسمبر کو عاملہ ممبران کو ایک دفعہ پھر خصوصی تحریک کے ذریعہ بقایا ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ان سے رابطہ کیا گیا تو پھر انہوں نے ایک بہت خطیر رقم ادا کر دی۔ اگلے روز شام کو کہتے ہیں ان کا فون آیا اور بڑے جذباتی انداز سے کہنے لگے کہ خاکسار نے چندہ وقف جدید کی جو ادائیگی کی تھی وہ ایک ہی دن میں اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ کہنے لگے کہ مَیں تین سال سے ایک فوڈ ٹیک اوے چلا رہا ہوں اور پچھلے تین سالوں میں ایک بھی دن ایسا نہیں آیا کہ اس قدر کسٹمر آئے ہوں، گاہک آئے ہوں جتنے اس دفعہ چندہ ادا کرنے کے بعد آئے۔

اسی طرح انڈونیشیا کا ایک واقعہ ہے۔ ایمان پر قائم رہنے کے یہ ایسے واقعات ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ انڈونیشیا میں ایک نومبائع جنہوں نے 2016ء میں بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد ان کی فیملی اور پڑوسیوں کی طرف سے سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ ایک روز ان کی فیملی کے کئی افراد نے ان کو کافی مارا اور انہوں نے جماعت چھوڑنے پر مجبور کیا۔ ان کو مبلغ سے ملنے پر پابندی لگا دی۔ اس کے بعد وہ چھپ کر مبلغ سے ملتے تھے۔ ہمارے مبلغ نے انہیں بتایا کہ قربانی تو جماعت میں آنے کے بعد کرنی پڑتی ہے۔ اب آپ خود دیکھ لیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میں بہرحال قربانی کروں گا۔ مخالفت چاہے بڑھتی جائے۔ اور چندہ اور مالی قربانی کی اہمیت بھی ان کو بتائی گئی۔ موصوف نے بیعت کے ایک ماہ کے بعد ہی چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ مستقل نوکری ہی نہیں تھی۔ اس کے باوجود چھوٹے چھوٹے کاموں سے جو بھی اجرت ملتی اس سے فوراً کچھ رقم چندے کے لئے علیحدہ کر لیتے۔ لوگوں سے چھپ کر رات کے وقت مشن ہاؤس آتے۔ مشن ہاؤس جانے سے پہلے گاؤں کے مختلف چکر لگاتے تا کہ لوگ انہیں مشن ہاؤس جاتا نہ دیکھ لیں اور اس حالت میں بھی موصوف نے باقاعدگی سے مشن ہاؤس سے رابطہ رکھا اور چندہ ادا کرنے کے لئے آتے رہے۔

ایک اور واقعہ ہے۔ جو احمدی نہیں ان کو بھی بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس طرح تحریک ہوتی ہے۔ مالی کی جماعت کے مبلغ لکھتے ہیں کہ وقف جدید کے حوالے سے ریڈیو 'احمدیہ کیِتا' پر میرا خطبہ چل رہا تھا۔ گزشتہ سال کے خطبہ کی ریکارڈنگ چل رہی تھی۔ اسی دوران وہاں شہر سے 45 کلومیٹر دور ایک گاؤں کے چیف نے فون کر کے ہمیں اپنے گاؤں میں تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ جب ہم تبلیغ کے لئے وہاں گئے تو چیف نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ جب خلیفۂ وقت وقفِ جدید کے حوالے سے مختلف ممالک کے ایمان افروز واقعات بتا رہے تھے تو انہیں سن کر، ہم گاؤں والوں پر ان کا عجیب حیرت انگیز اثر ہوا اور ہمیں افسوس ہوا کہ کیوں اب تک ہم اس پاکیزہ تحریک میں حصہ نہیں لے سکے تو اس لئے مَیں نے آپ کو فون کر کے بلایا ہے۔ وہاں احمدیوں کے ٹی وی لگے ہوئے ہیں جس پر وہ خطبہ دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے نہ کہ ریڈیو پہ۔ تب تبلیغ کا پروگرام بھی کیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی دن پچاسی افراد نے احمدیت قبول کی۔ گاؤں والوں نے اُسی وقت ایک بوری مکئی اور ہزار فرانک وقف جدید کی بابرکت تحریک میں پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ بھی عجیب عجیب طریقے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو نہ صرف لوگوں تک پہنچا رہا ہے بلکہ مددگار بھی پیدا فرما رہا ہے۔

بینن کے لوکوسا (Lokossa) ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ لوکوسا کی ایک جماعت میں چندہ وقف جدید کی تحریک کی گئی۔ کچھ روز بعد ہمارا ریجنل جلسہ بھی تھا اس میں شامل ہونے کے لئے بھی تحریک کی گئی۔ کہتے ہیں اس وقت صدر جماعت غفار صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ انہوں نے کچھ رقم جلسہ میں شامل ہونے کی غرض سے جمع کر رکھی ہے لیکن چندہ بھی ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے کیا کرنا چاہئے؟ کہتے ہیں میں نے اس پہ کہا کہ جلسہ میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ چندہ بعد میں ادا کر دیں۔ کہتے ہیں چند روز کے بعد جب وہ جلسہ میں مجھے ملے تو کچھ رقم مجھے دے دی اور کہنے لگے یہ میرا چندہ لے لیں تو کہتے ہیں میں نے سیکرٹری مال کو کہا کہ ان کو رسید کاٹ کر دے دیں۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ غفار صاحب نے وہی رقم جو چندے میں ادا کی ہے جو انہوں نے جلسہ میں آنے کے لئے جمع کی تھی اور یہ خود بمع اپنے اہل و عیال کے پندرہ کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

تو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سنتے ہیں اور پھر تزکیہ نفس کے سامان بھی کرتے ہیں، ہر قربانی کے لئے تیار بھی رہتے ہیں۔ اصل میں یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اگر ان اندھوں کو اللہ تعالیٰ عقل دے جو عقل کے اندھے ہیں تو ان کو نظر آ جانا چاہئے کہ ان کا جو اخلاص اور وفا ہے اور قربانیاں ہیں کیا یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا واضح ثبوت نہیں؟ عقل پر ان کے پردے نہ پڑے ہوں تو یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کا ثبوت ہے جو کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو آگے بڑھانے کے لئے آئے، دنیا میں پھیلانے کے لئے آئے اگر ان مسلمانوں کو یہ عقل آ جائے اور کاش کہ عقل آ جائے اور یہ حقیقت کو سمجھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ اسلام جلد ہی دنیا پر غالب آ سکتا ہے۔ اور مسلمانوں کی وہ جگ ہنسائی جو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے ہو رہی اور جس طرح اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے وہ اس سے بالکل الٹ ہم دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن بہرحال ہمارا یہ کام ہے کہ اپنی اصلاح کریں، اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور زیادہ سے زیادہ تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں۔ قربانیوں کی طرف بھی توجہ دیں اور اسلام کی حقیقت دنیا پر واضح کریں۔

اب میں کچھ کوائف بھی پیش کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کا اکسٹھواں سال جو 31 ردسمبر 2018ء کو ختم ہوا تھا اس میں افرادِ جماعت احمدیہ کو اکانوے لاکھ چونتیس ہزار پاؤنڈز کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال سے دو لاکھ اکہتر ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ پاکستان اپنی پوزیشن جو ہے اُسے برقرار رکھے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ جو پوزیشن والے پہلے دس ممالک ہیں ان میں برطانیہ نمبر ایک پہ ہے۔ تحریک جدید میں جرمنی تھا تو امیر صاحب نے کہا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ وقف جدید میں ہم اوپر آئیں گے اور یہ کافی فرق سے اوپر آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی ان کو بڑھنے کی توفیق دے۔ پھر نمبر دو پہ جرمنی ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ پھر کینیڈا ہے۔ میں امریکہ کو بھی بتا دیتا ہوں کہ ان کا اور کینیڈا کا بڑا معمولی سا فرق رہ گیا ہے۔ اگر انہوں نے زیادہ کوشش نہ کی تو یہ پہلے نمبر سے تیسرے نمبر پر آئے تھے تو اب شاید اَور پیچھے چلے جائیں۔ پھر کینیڈا چوتھے نمبر پر ہے۔ پھر ہندوستان ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر گھانا ہے۔ پھر وہاں مڈل ایسٹ کی ایک اور جماعت ہے۔

اور فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہی ہے، پھر سوئٹزرلینڈ ہے، پھر آسٹریلیا ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا پہلے نمبر پر ہے، ماریشس، پھر نائیجیریا ہے، پھر تنزانیہ، پھر برکینا فاسو اور پھر بینن۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال وقف جدید میں سترہ لاکھ بتیس ہزار افراد چندے میں شامل ہوئے اور اس سال شاملین کی تعداد میں جو اضافہ ہے وہ ایک لاکھ تیئیس ہزار کا ہے۔ اور تعداد میں اضافے میں جو نمایاں کام کیا ہے اس میں نائیجر، سیرالیون، نائیجیریا، کیمرون، بینن، گیمبیا، کونگو کنساشا، تنزانیہ، لائبیریا اور سینیگال شامل ہیں۔

وقف جدید میں چندہ بالغان اور اطفال علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے یہ خاص طور پر پاکستان میں اور کینیڈا میں بھی شروع ہے۔ اس میں بالغان میں پاکستان کی پہلی تین جماعتیں یہ ہیں۔ پہلے نمبر پر لاہور ہے دوسرے پر ربوہ پھر کراچی اور جو اضلاع ہیں وہ پہلے نمبر پر سیالکوٹ پھر اسلام آباد پھر فیصل آباد پھر راولپنڈی پھر سرگودھا پھر گوجرانوالہ، ملتان، حیدرآباد، میرپور خاص اور ڈیرہ غازی خان۔

دفتر اطفال میں پاکستان کی جو تین بڑی جماعتیں ہیں ان میں اوّل لاہور ہے، دوم کراچی ہے اور سوم ربوہ ہے۔ اور اضلاع کی پوزیشن کے لحاظ سے اسلام آباد، پھر سیالکوٹ، پھر راولپنڈی، پھر سرگودھا، پھر گوجرانوالہ، پھر حیدرآباد، پھر ڈیرہ غازی خان، پھر شیخوپورہ، پھر عمرکوٹ اور پھر ننکانہ صاحب۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں ووسٹر پارک (Worcester Park) نمبر ایک پہ

کلامُ الامام

”تکبر بہت خطرناک بیماری ہے
جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے رُوحانی موت ہے۔“
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 437)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

”کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کر سکتا
جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔“
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

ہے۔نمبر دو مسجد فضل(Fazal Mosque)، پھر برمنگھم ساؤتھ(Birmingham South)، پھر جلنگھم(Gilingham)، پھر برمنگھم ویسٹ(Birmingham West)، پھر اسلام آباد(Islamabad)، پھر ہیز(Hayes) پھر بریڈفورڈ نارتھ(Bradford North)، اور نیو مولڈن(New Malden)، اور پھر گلاسگو(Glasgow)۔

ریجن کے لحاظ سے لنڈن بی(London B) ریجن پہلے نمبر پر ہے، پھر لنڈن اے(London A) ریجن ہے، پھر مڈلینڈز(Midlands) ریجن ہے، پھر چوتھے نمبر پر نارتھ ایسٹ(North East) ریجن ہے اور پانچویں پر مڈل سیکس(Middlesex) ریجن ہے۔

دفتر اطفال کی یہاں برطانیہ کی بھی رپورٹ ہے۔اس کے لحاظ سے بریڈفورڈ ساؤتھ(Bradford South) نمبر ایک پر ہے، سربٹن(Surbiton) نمبر دو، پھر گلاسگو(Glasgow)، پھر روہیمپٹن ویل(Roehampton Vale)، پھر اسلام آباد(Islamabad)، پھر روہیمپٹن (Roehampton)، پھر مچّم پارک(Mitcham Park)، پھر بیٹرسی(Battersea)، مولڈن میئر(Malden Manor) اور Mosque ویسٹ۔

جرمنی کی پانچ لوکل عمارتوں میں نمبر ایک پر ہیمبرگ (Hamburg) ہے، نمبر دو پر فرینکفرٹ (Frankfurt) ہے، پھر ویز بادن (Wiesbaden) ہے، پھر مورفلڈن والڈورف(Mörfelden-Walldorf) ہے، پھر ڈِٹسن باخ (Dietzenbach) ہے۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی پہلی دس جماعتیں: سلیکون ویلی (Silicon Valley)، پھر سیاٹل(Seattle)، پھر ڈیٹرائٹ(Detroit)، سلور سپرنگ (Silver Sprint)، سینٹرل ورجینیا (Central Virginia)، بوسٹن (Boston)، ڈیلس(Dallas) لورل(Laurel)، جارجیا کیرولائنا(Georgia, Carolina)، یارک(York)

اور پھر وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں: وان (Vaughan)، نمبر دو پہ کیلگری (Calgary)، پھر پیس ویلج (Peace Village)، پھر بریمپٹن (Brampton)، پھر وینکوور(Vancouver)۔

اور جو دس بڑی جماعتیں ہیں۔ ڈرہم(Durham)، ونڈسر(Windsor)، بریڈفورڈ (Bradford)، ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West)، سسکاٹون نارتھ (Saskatoon North)، سسکاٹون ساؤتھ (Saskatoon South)، مونٹریال ویسٹ (Montreal West)، ملٹن ویسٹ (Milton West)، ہملٹن ویسٹ(Hamilton West)، ایبٹس فورڈ(Abbotsford)۔

دفتر اطفال کی پانچ نمایاں پوزیشنیں ہیں: ڈرہم (Durham) نمبر ایک پہ، پھر ملٹن ویسٹ(Milton West)، پھر بریڈفورڈ(Bradford)، پھر ہملٹن ساؤتھ(Hamilton South) اور سسکاٹون(Saskatoon)۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کے جو صوبہ جات ہیں وہ کیرالہ، جموں وکشمیر، کرناٹکا، تیلنگانا، تامل ناڈو، اڑیشہ، ویسٹ بنگال، پنجاب، دہلی، اُتر پردیش۔

اور وصولی کے لحاظ سے جو جماعتیں ہیں: حیدرآباد نمبر ایک پہ، قادیان نمبر دو، پاٹھاپریام(Pathapiriyam)، کالیکٹ، کولکاتہ، کالیکٹ نمبر چار پہ ہے اور کولکتہ، بنگلور، چینائی، کارولائی، رِشی نگر اور دہلی۔

آسٹریلیا کی وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں ہیں کاسل ہل(Castle Hill)، ملبرن لانگوارن(Melbourne Long Varren)، پینرِتھ(Penrith)، ملبرن بیروِک(Melbourne Berwick)، مارزڈن پارک (Marsden Park)، برزبن(Brisbane)، ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)، برزبن لوگان (Brisbane Logan)، کینبرا(Canberra) اور پلمپٹن (Plumpton)۔

اطفال میں آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں پینرِتھ(Penrith)، ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)، برزبن لوگان(Brisbane Logan)، ملبرن لانگ وارن(Melbourne Long Varren)، ملبرن بیروِک (Melbourne Berwick)، برزبن ساؤتھ(Brisbane South)، مارزڈن پارک(Marsden Park) ماؤنٹ ڈروئیٹ (Mount Druitt)، کاسل ہل(Castle Hill)، ملبرن ایسٹ(Melbourne East)۔

کیونکہ یہ نام اردو میں لکھے ہوئے ہیں ہوسکتا ہے بولنے میں غلطی لگ گئی ہو لیکن بہرحال مقامی جماعتوں کو یہ اطلاعیں تو مل چکی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ تمام ممالک کے شاملین کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دین اسلام ایک سچائی ہے، اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔“

(خطبہ جمعہ 1؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 1؍دسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13؍نومبر 2018ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمدی بھٹی صاحب (نیو مالڈن، یو.کے)

8؍نومبر 2018 کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ مالی کمزوری کے باوجود مرکزی مہمانوں کی خدمت بڑی فراخ دلی سے کیا کرتی تھیں اور اہل محلہ اور عزیزوں کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتی تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ بڑا پیار اور وفا کا تعلق تھا۔آپ کے شوہر نے تقریباً 35 سال کراچی کے حلقہ مارٹن روڈ کی مسجد میں بطور خادم مسجد خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔شوہر کی وفات کے بعد اپنے چھوٹے بیٹے مکرم شمیم اختر بھٹی صاحب کے پاس لندن میں مقیم تھیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب (مربی سلسلہ) آجکل نظارت اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ملک محمود احمد اعوان صاحب

ابن مکرم معراج الدین صاحب مرحوم (اسلام آباد)

5؍اکتوبر 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ کے آباؤ واجداد کا تعلق بھیرہ سے تھا۔نوکری کے سلسلہ میں 1972 میں اسلام آباد شفٹ ہوئے۔بچپن سے ہی پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، سادہ مزاج، صابر وشاکر اور ملنسار انسان تھے۔ نوکری کے دوران ساری زندگی جماعت کی خدمت کرتے رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی بقیہ زندگی بھی جماعتی خدمت میں گزار دی۔فضل عمر لائبریری بیت الذکر اسلام آباد کا چارج آپ کے پاس تھا۔مالی قربانی میں ہمیشہ سب سے آگے رہنے کی کوشش کرتے تھے۔صبح باقاعدگی کے ساتھ خوش الحانی سے تلاوت کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2) مکرم ماسٹر ابوبکر اکند صاحب (بنگلہ دیش)

23؍اکتوبر 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔بیعت سے قبل آپ نے خواب میں ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اور بعد میں کسی احمدی گھرانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی اور پتہ چلا کہ یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر ہے تو اس کے بعد آپ ڈھاکہ میں جماعتی مرکز آئے اور تفصیلی تحقیقات کے بعد 1976 میں احمدیت قبول کرلی۔آپ کے ذریعہ چاند تارا جماعت کا قیام عمل میں آیا۔آپ ہی اس کے پہلے صدر اور چاند تارا ہائی اسکول کے بانی ہیڈ ماسٹر تھے۔آپ کی کوشش اور دعاؤں سے وہاں 100 کے قریب افراد نے احمدیت قبول کی۔ 1986۔1987 میں وہاں سخت مخالفت ہوئی، جماعت کے ممبران کو سخت ظلم وتشدد کے دور سے گزرنا پڑا۔تقریباً 2 ماہ تک آپ اسیر راہ مولا رہے۔ بعد ازاں آپ کو جماعت کا اکاؤنٹنٹ مقرر کیا گیا۔جس پر آپ اپنے علاقہ کو خیرباد کہہ کر آخر وقت تک اپنے بچوں کے ہمراہ بخشی بازار کے جماعتی مرکز میں قیام پذیر رہے۔1992 میں جب چند سو ملاؤں نے ایک روز نماز عصر سے قبل بخشی بازار مرکز پر ہلہ بولا تو اس وقت آپ کے سر پر بھی چوٹیں آئیں۔ آپ ایک فدائی انسان تھے اور اپنی ہر ذمہ داری کو نہایت اخلاص کے ساتھ نبھاتے تھے۔

(3) مکرمہ سیدہ حلیمہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب مرحوم (خانیوال)

24؍جولائی 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم سید عبد العزیز سیلونی صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔لمبا عرصہ خانیوال میں صدر لجنہ شہر وضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد نعیم اللہ خان صاحب (سابق امیر ضلع خانیوال، حال یو.کے) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب

ابن مکرم چوہدری محمد علی صاحب (قصور)

10؍اکتوبر 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم اپنے خاندان کے پہلے احمدی تھے۔آپ نے بہت سادہ زندگی بسر کی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(5) مکرمہ سیدہ صفیہ انیس صاحبہ

بنت مکرم سید سردار احمد شاہ صاحب (ننکانہ)

29؍جون 2018 کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔آپ ننکانہ میں لمبا عرصہ صدر لجنہ رہیں ۔غرباء مساکین اور یتیموں کا خیال رکھتیں۔ چندہ جات بروقت ادا کرتیں اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

(6) مکرمہ انیسہ نیّر وجاہت صاحبہ

اہلیہ مکرم وجاہت حسین صاحب (کراچی)

23؍جولائی 2018 کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ جماعتی عہدوں پر بہت فعال رنگ میں اور ذمہ داری سے کام کی توفیق پائی۔خوف خدا رکھنے والی ایک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ انگریزی زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔

(7) مکرم ظہیر احمد ذیشان صاحب (دارالنصر وسطی، ربوہ)

25؍اگست 2018 کو 19 سال کی عمر میں واٹر کولر سے کرنٹ لگنے سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔محلہ میں بطور سائق خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔نمازوں، نماز جمعہ اور عیدین پر خوش دلی سے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔چندہ جات بروقت ادا کیا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

میں آپ کو مکمل اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ مسجد امن کی علامت بن کر اُبھرے گی

اور اس سے جو پیار، محبت، بھائی چارہ پھوٹے گا وہ اس پورے شہر بلکہ اس سے بھی آگے جائے گا، یہ ایک ایسا مینار بنے گی جو چار سو روشنی پھیلائے گی

یہ ایسی جائے امن ہوگی جہاں اکٹھے ہو کر عبادت کرنے والے اپنے ہمسایوں سے حسن سلوک کریں گے اور ان کے حقوق ادا کریں گے

یہ اسلام کی روشن تعلیم کو ظاہر کرے گی اور تمام خوفوں اور تصورات کو دُور کر دے گی جو ہمارے مذہب کے بارہ میں پائے جاتے ہیں

اگرچہ یہ دعوے کرنا آسان ہے لیکن جلد ہی آپ میرے ان دعووں کی خود تصدیق کریں گے کہ

احمدی مسلمان وہی کرتے ہیں جس کی وہ تبلیغ کرتے ہیں اور وہ اسلام کی امن والی تعلیم کا صرف دعویٰ ہی نہیں کرتے بلکہ اسے مقدم بھی رکھتے ہیں

مسجد بیت الصمد (بالٹی مور، امریکہ) کے افتتاح کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

20؍اکتوبر 2018ء (بروز ہفتہ)

(بقیہ رپورٹ)

مسجد بیت الصمد بالٹی مور کی افتتاحی تقریب

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سلمان طارق صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں نیشنل سیکرٹری امورِ خارجہ مکرم امجد خان صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

☆اس کے بعد سینیٹر Ben Cardin نے اپنے ایڈریس میں کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح! ہم آپ کو بالٹی مور میں خوش آمدید کہتے ہیں، آپ نے تشریف لا کر ہماری عزت افزائی فرمائی اور ہم آپ کی قیادت سے متاثر ہیں۔ آپ کی جماعت میری لینڈ، بالٹی مور امریکہ کو مزید پُر امن بنانے کا باعث ہے۔ آپ کی قیادت بین الاقوامی ہے۔ امن کے قیام کی آجکل جس شدت سے ضرورت ہے ویسی ضرورت پہلے کبھی نہ تھی اور آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم بالٹی مور میں اس مقصد کے لئے مزید اچھا کام کر سکتے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں میری لینڈ بالٹی مور کے لوگوں کی سینیٹ میں نمائندگی کرتا ہوں اور میرے لئے اعزاز ہے کہ میں آپ کو اس عظیم شہر میں خوش آمدید کہہ رہا ہوں اور بہت ممنون ہوں کہ آپ اپنی بین الاقوامی مصروفیات میں سے وقت نکال کر یہاں امن اور انسانیت کیلئے امید کا پیغام لے کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔ آمین۔

☆اسکے بعد John Robin Smith (جو میری لینڈ کے 71 ویں سیکرٹری آف سٹیٹ ہیں) نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح اور تمام حضرات و خواتین کا بہت بہت شکریہ۔ گورنر اور ان کی انتظامیہ آپ لوگوں کی یہاں آمد پر بہت خوش ہے اور بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے یہاں مدعو کیا۔ میری لینڈ سٹیٹ کو فخر ہے کہ یہ احمدیہ مسلم جماعت یو ایس اے کا ہیڈ کوارٹر ہے اور یہاں بالٹی مور میں مسجد کا افتتاح یقیناً ایک تاریخی موقع ہے۔ میری لینڈ ایک متنوع آبادی والی ریاست ہے اور یہ تنوع ہر طبقہ میں موجود ہے۔

خلیفۃ المسیح کے سفر کا پروگرام بے حد مصروف ہے اور آپ بہت ہی اہم پیغام لے کر آئے ہیں جو انسانی اقدار کو سمجھتے ہوئے انسانیت کی خدمت کرنا اور امن کا قیام ہے اور یہ ہمارے بہت سے مسائل کے حل کیلئے کار آمد ہے۔ یہ وہ پیغام ہے جو ہم سب مسلمان اور غیر مسلم قبول کر سکتے ہیں۔ مجھے ملک میں اور بیرون ملک بہت سے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے اور بہت سے کلچرز کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملتا ہے جس میں مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں بالٹی مور میں بہت سے انٹرنیشنل مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کا موقع ملتا رہتا ہے اور میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں خلیفۃ المسیح کے دنیا کے محفوظ سفر کے لئے دعا گو ہوں، اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا بہت فضل فرمائے۔

میں اس موقع پر آپ کو گورنر کی جانب سے جاری کردہ Governor Citation پیش کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ موصوف نے انگریزی زبان میں تحریر پڑھ کر سنائی جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

’’خوش آمدید! اس صوبہ کے باشندوں کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔

بطور اعزاز مسجد بیت الصمد کے افتتاح کے موقع پر، نہایت ادب اور خوشی کے ساتھ عرض ہے۔ میری لینڈ کے باشندے ہمارے ساتھ مل کر اس خوشی کے موقع پر اپنے دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں۔ نیز مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہم یہ گورنر سائٹیشن پیش کرتے ہیں۔

20؍اکتوبر 2018ء (دستخط)

گورنر لاری ہوگن (لفٹننٹ گورنر بوئڈ ردرفورڈ)

جان رابن سمتھ سیکرٹری آف سٹیٹ‘‘

☆اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت یو ایس اے نے اختصار کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کرواتے ہوئے کہا: خواتین و حضرات! یہ ہمارے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچویں خلیفہ ہیں، ہمارے درمیان موجود ہیں۔ میں حضور انور سے درخواست کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور اپنے خطاب سے نوازیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7 بجے شروع ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ اس کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم‘‘ سے شروع کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر ہوں۔

سب سے پہلے میں ان تمام مہمانوں کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج وقت نکال کر ہمارے ساتھ اس موقع پر شامل ہو رہے ہیں۔ ایسی دنیا میں جہاں مذہب میں دلچسپی زوال پذیر ہے، وہاں آپ کا ایک مذہبی جماعت کے پروگرام میں شامل ہونا قابل ستائش ہے۔ یہ بات اور بھی اہمیت کی حامل ہے کہ آپ مسلمانوں کے ایک پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں، جہاں ایک مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے، باوجود اس کے کہ آپ میں سے اکثر غیر مسلم ہیں اور ان کی اسلام اور مسجد کے ساتھ کوئی مذہبی یا جذباتی وابستگی نہیں ہے۔ یقیناً آپ سب اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آجکل بہت سے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں خوف اور تحفظات میں مبتلا ہیں۔ اس تمام پس منظر میں آپ کی یہاں حاضری قابل تعریف ہے اور مجھے پابند کرتی ہے کہ میں آپ سب کا دلی شکریہ ادا کروں۔ نیز میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ شکریہ کے یہ جذبات صرف اخلاقاً نہیں بلکہ اسلام میرے پر یہ مذہبی فرض عائد کرتا ہے، جیسا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے میں یہ اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہوں کہ دلی طور پر اخلاص کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں آپ آج اسلام کے بارہ میں مزید سیکھنے کی اُمید اور یہ جاننے کے لئے تشریف لائے ہیں کہ ہم نے یہ مسجد کیوں بنائی ہے۔ لوگ اسلام کے بارے میں میڈیا میں جو کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں، اس لحاظ سے انہیں توجہ بھی پیدا ہوتی ہے کہ اسلام کے بارے میں حقیقت جاننے کی کوشش کریں۔ ہم جس ماحول میں رہ رہے ہیں، اس میں لوگوں کے ذہنوں میں مسجد کے بارے میں کچھ خدشہ یا خوف ہے تو یہ قابل فہم ہے۔ بے شک دنیا میں مسلمانوں کے خوف کا تاثر بڑھ رہا ہے۔ مجموعی طور پر مسلمانوں کو فساد پیدا کرنے والا اور مسلمانوں کو ایسی قوم سمجھا جاتا ہے جو نہ تو آپس میں اور نہ ہی دوسروں کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ پھر مسجد کی تعمیر تو اَور بھی زیادہ بے چینی اور خوف پیدا کرتی ہے۔ بہت سے لوگ ڈرتے ہیں کہ مسجد مسلمانوں کو ایک ایسا مرکز مہیا کرے گی جو انہیں باقی معاشرہ سے الگ کر دے گی اور مقامی آبادی، شہر اور ملک کا امن و سکون داؤ پر لگ جائے گا۔ میں نے غیر مسلم دنیا میں ان خدشات کا خود مشاہدہ کیا ہے۔ بدقسمتی سے یہ بے چینی اور شکوک اسلام اور اس کے ماننے والوں کے متعلق مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان تمام باتوں کے باوجود سچ یہ ہے اور ہمیشہ یہی رہے گا کہ اسلام ہر قسم کی شدت پسندی، دہشت گردی اور تشدد کی کلیۃً نفی کرتا ہے۔ یہ ہر اس قدم کی سختی سے مذمت کرتا ہے جس سے آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر متاثر ہوتی ہے۔ اسلام کسی بھی صورت مذہب کے معاملہ میں کسی جبر اور زبردستی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے اور یہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے۔ اس لئے میرا یہ مضبوط ایمان ہے کہ غیر مسلموں کے اسلام کے بارہ میں جو تحفظات ہیں، وہ غلط فہمی پر مبنی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی بھی مسجد بنانے کیلئے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اس کی تعمیر کے مقاصد کو سامنے رکھا جائے۔ جب حقیقی مسلمان مسجد بناتے ہیں تو ان کا مقصد کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان منصفانہ نظر سے دیکھے کہ مسجد کیوں بنائی جاتی ہے اور کیا وجہ ہے کہ اسے مسلمانوں کیلئے مقدس سمجھا جاتا ہے، تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ حقیقی مسجد سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اب مقامی لوگوں میں پیدا ہونے والی کسی بھی ممکنہ بے چینی کو کم کرنے کیلئے مسجد کے

بنیادی مقاصد بیان کروں گا تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ مسجد اور تمام حقیقی مساجد کس چیز کی علامت ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد بنانے کا بنیادی مقصد بلاشبہ ایک خدا کی عبادت ہے۔ اس لئے مساجد وہ جگہیں ہیں جہاں مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں اور اللہ کے سامنے جھکتے ہیں، سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ ایسی عبادت دن میں پانچ دفعہ کی جاتی ہے اور اسے نماز کہتے ہیں۔ یہ ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی حصہ ہے جو اس کے لئے بجالانا واجب ہے۔ دوسرا اہم مقصد مساجد کا یہ ہے کہ ایک ایسی جگہ جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر عبادت کر سکیں اور آپس کے تعلقات کو مضبوط بناتے ہوئے معاشرے میں اتحاد پیدا کر سکیں۔ لہٰذا مساجد کے ذریعہ سے مسلمان زیادہ آسانی سے معاشرہ میں حسن سلوک، ہمدردی اور بھائی چارہ کی فضاء قائم کر سکتے ہیں۔ تیسرا اہم مقصد کسی بھی مسجد کا یہ ہے کہ غیر مسلموں کو اسلام کی تعلیمات کے متعلق آگاہی دی جائے اور تمام معاشرے کے حقوق ادا کئے جائیں۔ یہ مساجد ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہیں تا کہ مسلمان متحد ہو کر اپنی مقامی آبادی کی خدمت کر سکیں اور معاشرے کے تمام افراد کی بلا تمیز رنگ و نسل مدد کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۂ نساء آیت 37 میں فرماتا ہے: ’’اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔‘‘

اس آیت کریمہ میں قرآن مجید مسلمانوں کو تعلیم دیتا ہے کہ تمام لوگوں سے ہمدردی اور شفقت کا سلوک کیا جائے۔ اسلام مسلمانوں سے کہتا ہے کہ وہ والدین، افرادِ خانہ، دیگر رشتہ داروں اور معاشرے کے بے کس افراد کی بھی خدمت کریں۔ قرآن کریم ہمسائے کے حقوق ادا کرنے پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ ہمسائے سے صرف وہی افراد مراد نہیں ہیں جو انسان کے گھر کے ساتھ رہتے ہیں بلکہ اسلام میں ہمسائے کا تصور بہت وسیع ہے۔ صرف وہ جو قریب یا دور رہتے ہیں اس میں شامل نہیں بلکہ ہمسایہ کی تعریف میں انسان کے وہ ساتھی بھی شامل ہیں جو اس کے ساتھ کام کرتے ہوں، یا اسکے ساتھ سفر میں ہوں، اور وہ بھی شامل ہیں جنکا اسکے ساتھ تعلق ہو۔ اس لئے خلاصۃً اس شہر کے تمام افراد اس مسجد کے ہمسائے ہیں۔ اس لئے حقیقی مساجد بجائے معاشرہ کا امن برباد کرنے کے مختلف طبقات اور مذاہب کے افراد کے درمیان امن کو فروغ دیتی ہیں۔ مساجد جہاں مسلمانوں کے اپنے خالق کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہیں وہاں دوسرے لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں بھی ممد ہیں۔ وہ مساجد کسی کام کی نہیں ہیں جو یہ اہم مقاصد پورا نہیں کرتیں، ایسی مساجد ان کھوکھلے شیلز کی طرح ہیں جو کسی کام نہیں آتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ہم جب مسجد بناتے ہیں تو ان مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو میں نے ابھی بیان کئے ہیں۔ ہم اپنے حسن سلوک اور نیک برتاؤ سے عملی طور پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اپنی جماعت کے ماٹو ’’محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ ہم دیگر مسلمانوں اور غیر مسلموں سے تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم بین المذاہب بات چیت کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اپنے ہمسایوں کی قدر اور ان کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم ہمیشہ ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کیلئے تیار رہتے ہیں۔ ہم کمزوروں اور محروموں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ ہم ہر جگہ معاشرے کی خدمت کیلئے تیار رہتے ہیں اور محب وطن شہری ہیں۔ یہی ہمارا مذہب اور تعلیمات ہیں۔ اسی مقصد کیلئے ہم مسجد بناتے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ سب لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ مسجد کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جس سے ڈرا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حقیقی مسجد صرف خدا کی عبادت کی جگہ ہی نہیں بلکہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سے وہ اکٹھے مل کر دیگر افرادِ معاشرہ کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی سورۂ ماعون کی آیات 5 تا 7 میں بیان ہے کہ: ’’پس اُن نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔‘‘

یہ آیات واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ ان لوگوں کی نمازیں ردّ کر دی جائیں گی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت تو کرتے ہیں مگر اسکی مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ ان کی نمازوں اور مسجد میں حاضری کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ وہ صرف ایک دکھاوا ہے۔ قرآن مجید نے نہایت واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ ان کی نمازیں بے معنی ہیں اور ان کے منافقانہ اطوار انہیں صرف ذلت و گمراہی میں بڑھاتے ہیں۔

دراصل حقیقت یہ ہے کہ سچے مسلمان جو مخلص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں وہ کبھی کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے معاشرے کا مفاد یا امن خراب ہوتا ہو۔ نہ ہی وہ دوسروں کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے ان کا ایمان خراب ہوتا ہے اور ایسا عمل قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے منافی ٹھہرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے میں آپ کو ایک بار پھر یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس مسجد کے بارہ میں آپ کو کسی بھی قسم کی بے چینی کی ضرورت نہیں۔ اس مسجد کے دروازے ہمیشہ امن پسند لوگوں کیلئے کھلے رہیں گے۔ یہ ہمیشہ ان لوگوں کیلئے کھلے رہیں گے جو انسانیت کی قدر کرتے ہیں۔ میں آپ کو مکمل اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ مسجد امن کی علامت بن کر اُبھرے گی اور اس سے جو پیار، محبت، بھائی چارہ پھوٹے گا وہ اس پورے شہر بلکہ اس سے بھی آگے جائے گا۔ یہ ایک ایسا مینار بنے گی جو چار سو روشنی پھیلائے گی۔ یہ ایسی جائے امن ہوگی جہاں اکٹھے ہو کر عبادت کرنے والے اپنے ہمسایوں سے حسن سلوک کریں گے اور ان کے حقوق ادا کریں گے۔ یہ اسلام کی روشن تعلیم کو ظاہر کرے گی اور تمام خوفوں اور تصورات کو دور کر دے گی جو ہمارے مذہب کے بارہ میں پائے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ مقامی لوگوں کے دلوں میں رہ جانے والے خوف سب دور ہو جائیں گے جب وہ اس مسجد کو دیکھیں گے اور لوگوں سے ملیں گے جو یہاں عبادت کریں گے تو وہ جلد سمجھ جائیں گے کہ کسی پریشانی اور بے چینی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگرچہ یہ دعوے کرنا آسان ہے لیکن جلد ہی آپ میرے ان دعوؤں کی خود تصدیق کریں گے کہ احمدی مسلمان وہی کرتے ہیں جس کی وہ تبلیغ کرتے ہیں اور وہ اسلام کی امن والی تعلیم کا صرف دعویٰ ہی نہیں کرتے بلکہ اسے مقدم بھی رکھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مقامی آبادی جلد ہی یہ محسوس کرلے گی کہ جو کچھ میں نے مسجد کے مقاصد کے بارہ میں ابھی بیان کیا ہے وہ کوئی سہانے سپنے نہیں بلکہ کامل سچائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہ معاشرے کے ہر فرد کا فرض ہے، چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم، مذہبی ہوں یا غیر مذہبی کہ دنیا کی فلاح و بہبود اور امن کے لئے مل جل کر کام کریں۔ ایک دوسرے پر الزامات لگانے اور دوسروں کی خامیوں اور کمزوریوں پر انگلی اُٹھانے کی بجائے ہمیں اپنے دلوں کو کشادہ کرتے ہوئے ہمدردی اور حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کے مذاہب پر حملہ کرنے اور بلا ضرورت دوسروں کو اشتعال دلانے کی بجائے یہ وقت کی فوری ضرورت ہے کہ ہم باہمی عزت واحترام اور برداشت کا مظاہرہ کریں۔ حقیقی اور دیرپا امن اچانک قائم نہیں ہو سکتا بلکہ ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اُن باتوں پر اپنی توجہ مرکوز کریں جو ہمیں آپس میں ملائیں اور متحد کریں نہ کہ ہمارے اختلافات ہمیں تقسیم کر دیں اور معاشرے کو تباہ کر دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہم دنیا کی تاریخ کے نازک موڑ سے گزر رہے ہیں جہاں دنیا قومی اور بین الاقوامی سطح پر تقسیم در تقسیم ہو رہی ہے۔ ہم تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ اس لئے اب وقت ہے کہ ہم ازسرِنو جائزہ لیں اور اپنی تمام تر توانائی انسان کے مستقبل کو محفوظ بنانے میں صرف کریں۔ اب وقت ہے کہ ہم اپنی انسانیت کو ظاہر کریں اور اپنے معاشرہ، قوم بلکہ ساری دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔ یہ تب ہی ممکن ہے کہ جب ہم آپس میں مل جائیں اور ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کریں، تب ہی ہم اس خلیج کو پُر کر سکتے ہیں جو اکثر دنیا میں پھیل چکی ہے۔ تب ہی ہم اپنے بچوں کیلئے اُمید کی کرن پیدا کر سکتے ہیں، تب ہی ہم اپنے پیچھے آنے والی نسلوں کیلئے پُرامن اور خوشگوار دنیا چھوڑ سکتے ہیں۔ ہمیں ذاتی نفع اور لالچ کی وجہ سے اندھا نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمیں اپنی آنکھیں کھولنی چاہئیں اور مشترکہ مفاد پر نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اُمید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہم سب بلا امتیاز مذہب اور عقیدہ، اکٹھے مل کر خیر خواہی اور باہم احترام کے جذبہ کے ساتھ کام کر سکیں۔ ہماری مشترکہ خواہش یہ ہونی چاہئے کہ ہم اپنے بعد آنے والوں کے لئے دنیا کو ایک بہتر جگہ بنائیں۔ ہمارا مشترکہ مقصد امن کا قیام اور تمام افرادِ معاشرہ کے درمیان ہم آہنگی اور خیر خواہی پیدا کرنا ہو۔ ہمیں مستقل یہ کوشش کرنی ہوگی کہ ہم اپنے پیچھے اپنے بچوں کے لئے ایک پُرامن دنیا چھوڑیں، جہاں لوگ بلا امتیاز مذہب، قوم اور عقیدہ کے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم سب مل کر انسانیت کی بہتری کیلئے کام کر سکیں۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر میں آپ سب کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ یہاں ہمارے ساتھ شامل ہوئے، اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے، آمین۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد بعض مہمانوں نے باری باری حضور انور سے ملنے کی سعادت حاصل کی اور بعض نے درخواست کر کے تصاویر بنوائیں۔

تقریب کے بعد یہاں سے مسجد بیت الرحمٰن کیلئے روانگی ہوئی۔ بالٹی مور سے مسجد بیت الرحمن کا فاصلہ 34 میل ہے۔ ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اسکے حصول کیلئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6 رجولائی 2018 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سُبَیع بن قَیس بن عَیشَہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ انصاری اور خزرجی تھے۔ غزوہ بدر و اُحد میں شامل ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام خدیجہ بنت عَمرو بنِ زید ہے۔ حضرت عبادۃ بن قیس اور زَید بن قیس آپ کے بھائی تھے۔

سوال حضور انور ایدہ الہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اُنَیس بن قتادۃ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ غزوۂ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ خَنسَاء بنتِ خِدَام حضرت اُنَیس بن قتادۃ کے نکاح میں تھیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مُلَیل بن وَبَرَۃ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو عجلان سے تھا۔ غزوہ بدر، احد اور باقی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوفل بن عبداللہ بن نَضلَہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کا نام نوفل بن ثَعلَبَہ بن عبداللہ بن نَضلَہ بن مالک بن عجلان ہے۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کی نسل آگے نہیں چلی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت وَدِیعَہ بن عَمرو کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کا تعلق بنو جہینہ سے تھا جو بنو نجار کے حلیف تھے۔ آپ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک ہوئے۔ حضرت رَبیعہ بن عمرو آپ کے بھائی تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت یَزید بن مُنذِر بن سَرح بن خُناس کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کا تعلق قبیلہ بنو خزرج سے تھا۔ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپکے اور عامِر بن رَبیعہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ آپ کے بھائی مَعقِل بن مُنذِر بھی بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شریک تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت خارِجہ بن حُمَیر اَشجَعی کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کا تعلق قبیلہ اشجع سے تھا اور قبیلہ بنو خزرج کے حلیف تھے۔ آپ کے بھائی کا نام عبداللہ بن حُمَیر ہے جو کہ غزوہ بدر میں آپ کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سُراقہ بن عمر کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کی والدہ کا نام عُتَیلَہ بنتِ قَیس تھا اور آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو نجّار سے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اور مِہجَع مَولیٰ عمر کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ آپ نے غزوہ بدر، اُحد، خندق اور خیبر میں شرکت کی نیز حدیبیہ اور عمرۃ القضاء کے موقع پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت حاصل رہی۔ بیعت رضوان میں بھی شامل ہوئے۔ آپ کی وفات جنگ موتہ میں ہوئی۔

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عَبّاد بن قَیس کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ حضرت ابو درداءؓ کے چچا تھے۔ آپ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور خیبر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ صلح حدیبیہ میں بھی آپ شریک تھے اور جنگ موتہ میں آپ کی شہادت ہوئی۔

سوال حضور انور نے حضرت ابو الضَّیّاح بن ثابِت بن نعمان کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آپ کا نام عُمَیر بن ثابت بن نعمان بن اُمَیَّہ بن اِمرَاءُ القَیس ہے۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور حدیبیہ میں شریک ہوئے اور غزوہ خیبر 7 ہجری میں شہید ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت انسہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ حبشی غلام تھے۔ دعوت اسلام کے آغاز میں ہی مشرف باسلام ہوئے اور جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت گزاری آپ کا مرغوب مشغلہ تھا۔ آپ اس درجہ فرمانبردار تھے کہ جب بیٹھتے تھے تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے کر بیٹھتے تھے۔ جنگ بدر میں آپ شہید ہوئے۔

سوال حضور انور نے حضرت ابو کبشہ سلیم کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ فارسی غلام تھے۔ دعوت اسلام کے قریب تر زمانے میں اسلام سے مشرف ہوئے اور ہجرت کی اجازت ملنے پر مدینہ چلے گئے۔ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ ان کی وفات دورِ خلافت حضرت عمر میں ہوئی۔

سوال حضور انور نے حضرت مرثد بن ابی مرثد کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ آپ اسلام کے شروع میں مشرف باسلام ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مؤاخات حضرت اوس بن صامت سے فرما دی۔ آپ اس فوجی دستہ کے سالار تھے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجیع کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ بنو عضل اور قارہ کی بدعہدی کے نتیجہ میں صفر تین ہجری میں مقام رجیع پر آپ کی شہادت ہوئی۔

سوال حضور انور نے حضرت ابو مرثد کناز بن الحصین کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ شام کے رہائشی تھے۔ آغازِ دعوتِ اسلام میں ہی اسلام قبول کیا اور ہجرت کی اجازت کے بعد مدینہ آ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی حضرت عبادہ بن صامت سے مؤاخات فرمادی۔ آپ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ ان کی وفات 12 ہجری میں ہوئی۔ آپ ان تین سواروں میں شامل تھے جنہوں نے روضۂ خاخ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشاندہی کے نتیجہ میں کفار مکہ کے نام حاطب بن ابی بلتعہ کا خط برامد کیا تھا۔

سوال حضرت ابو مرثد کناز بن الحصین سے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کون سی حدیث مروی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔

سوال حضور انور نے حضرت سَلیط بن قیس بن عمر کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ اور حضرت ابو صِرمَہ دونوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد خاندانِ بنو عدی بن نجار کے بت توڑ دیئے۔ آپ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جنگِ جِسر 14 ہجری کو حضرت عمر کے عہد خلافت میں یہ شہید ہوئے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مجذر بن زیاد کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے اور عاقل بن بُکَیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ غزوہ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے۔ غزوہ اُحد میں ان کی شہادت ہوئی۔

سوال حضور انور نے حضرت حُباب بن منذر بن جَموح کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کی وفات حضرت عمر کے دور خلافت میں ہوئی۔ آپ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے۔

سوال غزوہ بدر کے موقع پر حضرت حُباب بن منذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا مشورہ دیا تھا؟

جواب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سیرت خاتم النبیین میں لکھتے ہیں: جس جگہ اسلامی لشکر نے ڈیرہ ڈالا تھا وہ کوئی اچھی جگہ نہ تھی۔ اس پر حضرت حُباب بن مُنذِر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا خدائی الہام کے تحت آپ نے یہ جگہ پسند کی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اس بارے میں کوئی خدائی حکم نہیں ہے۔ تم اگر کوئی مشورہ دینا چاہتے ہو تو بتاؤ۔ اس پر حضرت حُباب بن مُنذِر نے عرض کیا کہ میرے خیال میں یہ جگہ اچھی نہیں ہے۔ بہتر ہوگا کہ آگے بڑھ کر قریش سے قریب ترین چشمہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس کا پانی بھی اچھا ہے اور کافی مقدار میں ہوتا ہے۔ آپؐ نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور مسلمان اس چشمہ پر قابض ہو گئے۔

سوال حضور انور نے جنگ بدر میں ملائکہ کے شامل ہونے کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سید زین العابدین شاہ صاحب بخاری کی شرح میں جنگ بدر میں فرشتوں کی موجودگی کے متعلق لکھتے ہیں کہ روایات زیر باب میں فرشتوں کی موجودگی اور مشاہدے کا جو ذکر ہے وہ از قبیل مکاشفات ہے۔ اور ان کی جنگ بھی اس قسم کی ہے جو اُن کے مناسب حال ہے۔ نہ تیر و تفنگ کی۔ اور ان کا مشاہدہ روحانی بینائی سے ہوتا ہے، نہ جسمانی آنکھ سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مشاہدہ فرمایا اور صحابہ کرام نے بھی اور ایسا ہی مشاہدہ اولیاء اللہ کو بھی ہوتا ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت عمر بن عاص اور امیر معاویہ کے متعلق بعض لوگوں کے اس سوال کا کیا جواب دیا کہ جب یہ باغی گروپ میں سے تھے تو ان کا نام اتنی عزت سے کیوں لیا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ کہ صحابہ کا جو مقام ہے ہمارا کام نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ بخشا جائے گا اور یہ نہیں بخشا جائے گا۔ یہ معاملات اب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں۔ میں نے حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے امیر معاویہ کا کوئی واقعہ بیان کیا تھا تو کسی نے مجھے عرب ملکوں میں سے یہ لکھا کہ وہ تو باغی اور قاتل گروہ تھا اور اس کا سردار تھا۔ اس کا نام آپ اتنی عزت سے کیوں لیتے ہیں تو ان کے لئے بھی یہ کافی جواب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت وسیع ہے۔ ہمیں اپنے معاملات سنبھالنے چاہئیں اور ان لوگوں کے بارے میں اب بجائے کچھ سوچنے کے، کہنے کے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بعض جگہ حضرت امیر معاویہ کے حوالے سے تعریفی بات کی ہے۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بھولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان 2018 از صفحہ نمبر 2

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ سے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے دلنشین واقعات کے حوالہ سے کارکنان کو نصیحت فرمائی۔ نیز حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں تمام کارکنان و افسران کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور فرماتے ہیں :

آپ کے مہمان جن کی مہمان نوازی آپ کے سپرد کی گئی ہے، جن کی مہمان نوازی کرنے کا انشاء اللہ تعالیٰ اب موقع مل رہا ہے، یہ تو وہ مہمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر یہاں جمع ہو رہے ہیں، اس لئے جمع ہو رہے ہیں کہ اللہ کے دین کی باتیں سنیں، اس لئے جمع ہو رہے ہیں کہ خدا کے مسیح نے انہیں بلایا ہے۔ اور اس لئے بلایا ہے کہ سال میں ایک دفعہ جمع ہو اور اپنی تربیت کرو، اپنی روحانیت کو بہتر بناؤ......اگر کسی مہمان کی طبیعت کی تیزی کی وجہ سے اس کے منہ سے کوئی سخت قسم کے الفاظ نکل جاتے ہیں یا وہ سخت الفاظ استعمال کر لیتا ہے تو کارکنان کو ہمیشہ درگزر سے کام لینا چاہئے اور درگزر سے کام لیتے ہوئے ان کی باتوں کا بُرا نہیں منانا چاہئے کیونکہ اس سے پھر مزید بدمزگی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرہ: 84) یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے، اخلاق کو قائم کرنے کا ایک گُر ہے......عمومی طور پر جب یہ حکم ہے تو ان دنوں میں خاص طور پر اس حکم کی بہت زیادہ پابندی کرنی چاہئے۔ پس کارکنوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ جہاں وہ ان اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوئے ثواب کما رہے ہوں گے اور پھر نتیجۃً یہ بات ان کے ایمان میں ترقی کا باعث بن رہی ہوگی، وہاں اس وجہ سے کہ انہوں نے دوسرے کی غلط بات پر ویسا ہی ردّعمل ظاہر نہیں کیا، ایسے کارکنان دوسرے شخص کو بھی یہ احساس دلانے کا باعث بنیں گے کہ احمدی معاشرہ نرمی، پیار، محبت اور بھائی چارے کا معاشرہ ہے۔

پس نیکیاں کمانے اور خیر سمیٹنے کا یہ موقع ہے جو سال کے بعد ہمیں مل رہا ہے، اس میں ہر احمدی کو اور خاص طور پر کارکنان کو کوشش کرنی چاہئے کیونکہ مہمان نوازی کے ساتھ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے ساتھ، مہمان کی سخت بات پر درگزر کرنا اور اپنے آپ کو کنٹرول کرنا بھی حسن خلق ہے۔ یہ باتیں یقیناً آپ کو خیر و برکت سے بھر دیں گی بلکہ بے شمار خیر اور برکتیں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دیگا۔

مہمانوں کے نازک جذبات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مہمان کا دل تو آئینے کی طرح نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ پس ایک تو مہمان سے سختی نہیں کرنی۔ دوسرے اگر مہمان میں کوئی کمزوری ہے تو وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر اپنی حالت بدلنے کی کوشش کریگا اور اس طرح آپ کسی کی اصلاح کا باعث بھی بن جائیں گے۔

حضور انور کے ہی الفاظ میں آپ نے درج ذیل نصیحت اور دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے خطاب کو ختم کیا، حضور فرماتے ہیں :

پس ان دنوں میں جہاں آنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی دعاؤں میں وقت گزاریں وہاں کارکنان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے اس خدا کو کبھی نہ بھولیں جو ہمیشہ ہماری مدد فرماتا رہا ہے۔ افسران صیغہ جات بھی یاد رکھیں کہ وہ اس افسری کے ذریعہ سے قوم کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنے کام کا جائزہ لینا ہے وہاں تربیتی لحاظ سے اپنے کارکنان کا بھی جائزہ لیتے رہنا ہے اور ہر وقت یہ کوشش کرنی ہے کہ مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کرنے والے ہوں اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اپنے کام انجام دینے والے ہوں ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 21 جولائی 2006)

آخر پر نمائندہ حضور انور نے تمام شعبہ جات کے ناظمین منتظمین کو شرفِ مصافحہ عطا کیا اور اس طرح معائنہ کارکنان کی یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

پہلا دن 28/دسمبر 2018 بروز جمعۃ المبارک

افتتاحی اجلاس

جلسہ گاہ ''بستان احمد'' میں 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کا آغاز نہایت شان وشوکت سے ہوا۔ برصغیر ہند و پاک کے علاوہ بیرون ممالک سے بھی تشریف لانے والے عشاقِ احمدیت صبح جلد ہی جلسہ گاہ کے احاطہ میں آکر بیٹھنے لگے اور زیرلب دعائیں کرتے رہے اور جوشِ ایمان سے نعرۂ تکبیر بلند کررہے تھے جو نہایت ایمان افروز منظر پیش کر رہا تھا۔

پرچم کشائی

جماعتی روایات کے مطابق ایک محفوظ بکس میں خاص اعزاز کے ساتھ'' لوائے احمدیت'' جلسہ گاہ میں لایا گیا جسکے چاروں اطراف خدام احمدیت مستعد تھے۔ جبکہ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب ناظر نشر واشاعت ،مکرم وسیم احمد صدیق صاحب ناظر بیت المال آمد، مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب منڈاشی ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی، مکرم شعیب احمد صاحب ناظر بیت المال خرچ ،مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان وافسر جلسہ گاہ بھی لوائے احمدیت کے ساتھ موجود تھے۔

صبح ٹھیک دس بجکر آٹھ منٹ پر محترم مولانا جلال الدین نیّر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا اور پھر اجتماعی دعا کروائی۔ اسٹیج سے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کی دعائیں دہرائی جارہی تھیں اور اس کے بعد نعرۂ تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں۔

محترم مولانا جلال الدین نیّر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صدارت میں افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو کہ مکرم قاضی عثمان پاشا صاحب معلم سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے کی۔ آپ نے سورۃ الملک کی آیات 2 تا 15 کی تلاوت کی۔ ان آیات کا ترجمہ مکرم مولوی طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پیش کیا۔

بعدہ محترم صدرِ اجلاس نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خاکسار آپ سب کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض للہ یہاں تشریف لائے ہیں، جلسہ کی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے متعلق محترم صدر اجلاس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی انہیں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی......اس روحانی سلسلہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو اِنْ شاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 303)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اِس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 341)

محترم صدر اجلاس نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں شاملین جلسہ کو بعض نصائح فرمائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

''ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عاشق صادق اور خدا کے پہلوان کو پہچانا اور مانا اور اس مسیح ومہدی کی جماعت میں شامل ہوئے لیکن ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا، ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اس صورت میں فائدہ دے گا جب ہم اپنے اندر پاک تبدلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے خدا جو مہربان اور رحمٰن ورحیم خدا ہے، کے آگے جھکنے والے بنیں گے۔ اس کی عبادت سے غافل نہیں ہوں گے۔ دنیا کی مادی روشنی، یہ چکاچوند، دنیا کی توجہ کھینچنے والی چیزیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں گے۔''

(خطبہ جمعہ 7/اپریل 2017ء)

آخر پر صدر اجلاس نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کی روشنی میں اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں اپنی عملی حالتوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسکے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس میں تمام شاملین جلسہ شریک ہوئے۔

افتتاحی خطاب کے بعد مکرم رضوان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ قادیان نے نہایت خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالَم آئینہ اَبصار کا

بعدازاں اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ''منکرین ہستی باری تعالیٰ کے اعتراضات اور ان کے جوابات'' کے عنوان پر کی۔ آپ نے سورۃ الاعراف کی آیت 173 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ڔ شَهِدْنَا ڔ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ○ یعنی اور (یاد کرو) جب تیرے ربّ نے بنی آدم کی صُلب سے انکی نسلوں (کے مادّہ تخلیق) کو پکڑا اور خود انہیں اپنے نُفوس پر گواہ بنا دیا (اور پوچھا) کہ کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں مبادا تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم تو اس سے یقیناً بے خبر تھے۔

ہستی باری تعالیٰ یعنی خدا تعالیٰ کی ذات ایک

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (سورۃ البقرہ :111)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرہ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ثابت شدہ حقیقت اور زندہ ثبوت ہے۔کوئی روح فطرت کی رُو سے خدا تعالیٰ کا انکار نہیں کرسکتی۔صرف منکروں کو اپنے خیال میں دلیل نہ ملنے کی وجہ سے انکار ہے۔دنیا کی پرانی سے پرانی اقوام میں بھی ایک خدا کے خیال اور عقیدے کا پتا چلتا ہے۔ جب شدید مصیبت کا وقت آجائے اور انسان کو اپنے سامنے اپنی موت نظر آرہی ہو تو ایک دہریہ بھی فطرت انسانی سے مجبور ہوکر رام رام یا اللہ اللہ بے اختیار پُکار اٹھتا ہے۔خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ابراہیم:11) یعنی کیا تمہیں اللہ کے بارہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔

ایک دیہاتی نے ایک موقع پر ہستی باری تعالیٰ کی دلیل دیتے ہوئے کیا ہی خوب کہا۔ البعرۃ تدلّ علی البعیر واثار الاقدام علی السفیر والسمآء ذات البروج والارض ذات الفجاج کیف لاتدل علی اللطیف الخبیر یعنی جب جنگل میں مینگنی دیکھ کر اونٹ کا پتا لگایا جاسکتا ہے اور پاؤں کے نشانات سے چلنے والے کا پتا لگ جاتا ہے تو یہ ستاروں والا آسمان اور یہ زمین جس میں راستے بنے ہوئے ہیں ان کو دیکھ کر کیوں نہ سمجھوں کہ ان کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’انسان کا اپنا وجود خود ہی خدا تعالیٰ کی ذات کی سب سے بڑی شہادت ہے۔بقول اکبر الہ آبادی:

مری ہستی ہے خود شاہد وجودِ ذات باری کی
دلیل ایسی ہے یہ جو عُمر بھر رد ہو نہیں سکتی

انسان کی پیدائش اور اس کا جسم ایک حیرت انگیز معجزہ ہے۔بانی جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ○ یعنی خدا وہ خدا ہے کہ جس نے ہر ایک شئے کے مناسب حال اس کو پیدائش بخشی۔ پھر اس شئے کو اپنے کمالات مطلوبہ حاصل کرنے کیلئے راہ دکھلا دی۔اب اگر اس آیت کے مفہوم پر نظر رکھ کر انسان سے لے کر تمام بحری اور برّی جانوروں اور پرندوں کی بناوٹ تک دیکھا جائے تو خدا کی قدرت یاد آتی ہے کہ ہر ایک چیز کی بناوٹ اس کے مناسب حال معلوم ہوتی ہے۔ پڑھنے والے خود سوچ لیں کیونکہ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 369)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے تیرے دیدار کا

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے بعنوان ’’سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ، احترام انسانیت کے حوالہ سے‘‘ کی۔آپ نے فرمایا: سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت سے قبل دنیا میں انسانیت کا کچھ احترام نہیں تھا اور انسانی حقوق کا تو کوئی تصور ہی نہ تھا۔آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے غلاموں کی آزادی کا سلسلہ شروع فرمایا اور فرمایا ’’جو شخص کسی آزاد شخص کو بیچتا ہے اسے جنت کی ہوا تک نہیں چھوئے گی۔‘‘ (بخاری کتاب البیع) حضرت زید بن حارثہؓ کو ایک غلام کی صورت میں جب حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپؐ نے ان کو نہ صرف آزاد کردیا بلکہ اپنا متبنّٰی بنالیا اور اس قدر محبت وشفقت کا سلوک فرمایا کہ جب زید کے حقیقی والدین تلاش کرتے کرتے ان کو لینے آئے تو حضرت زیدؓ نے اپنے والدین کے ساتھ جانے سے انکار کردیا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہنے کو ترجیح دی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔پس جب کسی شخص کے ماتحت کوئی غلام ہو تو اسے چاہئے کہ اسے وہی کھانا دے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے فرمایا: تم اپنے غلاموں کو ایسا کام نہ دیا کرو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔اور اگر کبھی ایسا کام دو تو پھر اس کام میں خود ان کی مدد کیا کرو۔‘‘ (بخاری، کتاب العتق)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے دو بیٹیوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی وہ اور مَیں قیامت کے دن اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں آپس میں ملی ہوتی ہیں۔‘‘ (مسلم) بیوی سے حسن سلوک کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا: ’’تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے۔ پھر اپنا نمونہ پیش کرتے ہوئے فرمایا اَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي کہ دیکھو مَیں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں‘‘ (ترمذی) پھر فرمایا: ’’جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے‘‘ (نسائی) ایک موقع پر ایک یہودی کا جنازہ آرہا تھا۔ نبی کریمؐ جنازہ کے احترام کیلئے کھڑے ہوگئے۔کسی نے عرض کیا کہ حضور! یہ یہودی کا جنازہ ہے۔آپ نے فرمایا ’’کیا اِس میں جان نہیں تھی، کیا وہ انسان نہیں تھا؟ (بخاری کتاب الجنائز) جنگ بدر میں ہلاک ہونے والے 24 مشرک سرداروں کو آپؐ نے ان کے احترام کی خاطر ویسے ہی پڑا رہنے نہیں دیا بلکہ خود میدان بدر میں ایک گڑھے میں دفن کروایا۔ (بخاری کتاب المغازی) غزوۂ احزاب میں مشرکین کا سردار نوفل بن عبداللہ مخزومی ہلاک ہوا۔انہوں نے اس خیال سے کہ کہیں مسلمان ہمارے سردار کی بے حرمتی نہ کریں، پیغام بھیجا کہ دس ہزار درہم ہم سے لے لیں اور نوفل کی نعش واپس کردیں۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم مُردوں کی قیمت نہیں لیا کرتے، تم اپنی نعش واپس لے جاؤ۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، جلد 3)

احترام انسانیت کے متعلق آپ نے قرآن کریم کے حوالہ سے فرمایا کہ قرآن کریم معصوم ہلاکتوں کو پوری انسانیت کی ہلاکت قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (المائدہ:33) یعنی جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کردیا۔

آنحضرت ﷺ نے سن 9 ہجری کی گیارہویں ذی الحجہ کو اُس وقت کے حاضر مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہوکر یوں فرمایا: ’’اے لوگو سنو! خدا ایک ہے، اسی طرح جس طرح تمہارا باپ ایک ہے۔کسی عربی کو عجمی پر اور کسی سرخ رنگ والے کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت نہیں......تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔‘‘ (بخاری، کتاب المغازی باب حجۃ الوداع)

ایک انڈین فلاسفر مسٹر کے ایس راما کرشنا راؤ جو کئی کتب کے مصنف ہیں اور 2001ء میں حکومت ہند نے موصوف کو پدم شری ایوارڈ سے نوازا ہے، لکھتے ہیں: ’عالمی بھائی چارے کے اصول اور انسانی مساوات کی تعلیم جسے آپؐ نے پیش کیا، انسانیت کے معاشرتی ارتقا میں آپ کے عظیم کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔تمام بڑے مذاہب نے یہی تعلیمات دی ہیں لیکن نبی اسلامؐ نے اس نظریہ کا عملی نمونہ پیش کیا اور شاید صدیوں بعد بین الاقوامی ضمیر بیدار ہونے سے نسلی تعصّبات ختم ہوں گے......اسلام صنف نازک کے دفاع کا علمبردار بنا اور اس نے عورتوں کو والدین کے ترکہ کا وارث قرار دیا......محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) امانت و دیانت میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔‘‘ اس تقریر کے ساتھ پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

نماز جمعہ

پہلے دن کے دوسرے اجلاس سے قبل جلسہ گاہ میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب صدر قضاء بورڈ قادیان نے خطبہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 21؍دسمبر 2018 کا خلاصہ پڑھ کر سنایا اور نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو
اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے

تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں

اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدّعاء، صفحہ 24)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اطہرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

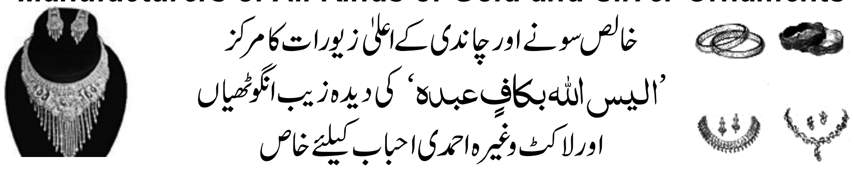

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل ،صوبہ تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9281: مَیں راجہ بیگم زوجہ مکرم محمد امین گنائی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن ریشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 / مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/700 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر اقبال لون   الامۃ: راجہ بیگم   گواہ: محمد شبیر مبشر

مسل نمبر 9282: مَیں رسول بی (شہناز) زوجہ مکرم شیخ بابر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن کپّلہ بندھم ڈاکخانہ کلّور ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 / ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 2 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پازیب 100 گرام، حق مہر: -/18,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد یعقوب   الامۃ: رسول بی شہناز   گواہ: محمد حسین

مسل نمبر 9283: مَیں شیخ مجیب ولد مکرم شیخ بڑے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن کپّلہ بندھم ڈاکخانہ کلّور ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 / ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ والد مرحوم کا ترکہ تقسیم نہیں ہوا ہے جس میں 3 بھائیوں کا مشترکہ حصہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد یعقوب   العبد: شیخ محبوب   گواہ: محمد حسین

مسل نمبر 9284: مَیں شیخ محبوبہ بی زوجہ مکرم شیخ محبوب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2008، ساکن کپلہ بندھم ڈاکخانہ کلور ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 / ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین نصف ایکڑ، زیور طلائی: نیکلس 15 گرام، بالیاں 3 گرام (22 کیریٹ) حق مہر: -/500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد یعقوب   الامۃ: محبوبہ بی   گواہ: محمد حسین

مسل نمبر 9285: مَیں محمد فرزانہ زوجہ مکرم محمد یعقوب پاشا خرم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال تاریخ بیعت 2000، موجودہ پتا: مرملہ ضلع ایسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، مستقل پتا: کونڈور رائے پرتو ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 / ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 25 سینٹ بمقام کونڈور (ورنگل) زیور طلائی: انگوٹھی 3 گرام، ہار 27 گرام، بالیاں 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 30 گرام، حق مہر -/15,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد یعقوب پاشا   الامۃ: محمد فرزانہ   گواہ: ایم. اے زین العابدین

مسل نمبر 9286: مَیں شیخ مسعودہ زوجہ مکرم شیخ حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 2012، ساکن 1-97/A کومی نیپالّی (کیپٹن بنجارا) ضلع کھمم صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 / ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار، انگوٹھی، بالیاں (کل وزن 25 گرام، 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 90 گرام، حق مہر: -/20,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شبیر احمد یعقوب   الامۃ: شیخ مسعودہ   گواہ: شیخ حسین

مسل نمبر 9287: مَیں محمد عابدہ بیگم زوجہ مکرم محمد مینو پاشا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن رام چندرہ پورم ضلع ایسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 / ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 25 گرام، بالیان 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر: -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد لئیق   الامۃ: محمد عابدہ بیگم   گواہ: محمد مینو پاشا

مسل نمبر 9288: مَیں شیخ شبیر منیشہ بیگم زوجہ مکرم شیخ گنشا ولی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن ونگلہ پوڈی (سِنگہ ورم) ضلع ایسٹ گوداوری صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 / ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 10 گرام، حق مہر -/500 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لقمان احمد   الامۃ: شیخ شبیر منیشہ بیگم   گواہ: شیخ گنشا ولی

مسل نمبر 9289: مَیں فائزہ سلیم زوجہ مکرم رضوان سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت 2016، ساکن گدی واڈا ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 / ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منور مستان   الامۃ: فائزہ سلیم   گواہ: رضوان سلیم

مسل نمبر 9290: مَیں شیخ مستان ولی ولد مکرم شیخ کریم پاشا صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن کورنیپاڈو ڈاکخانہ وانا پامولا ضلع کرشنہ صوبہ آندھرا پردیش، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 / ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظفر احمد   العبد: شیخ مستان ولی   گواہ: شیخ منور مستان

کلامُ الامام

”خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔“
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرونِ ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کام جو کرتے ہیں تری راہ میں پاتے ہیں جزاء مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH   Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 24 - January - 2019 Issue. 4

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

صحابہ جنگوں میں شہید ہونا عین راحت اور خوشی کا موجب سمجھتے تھے، بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ اور خاص طور پر عامر بن فہیرہ جن کو حضرت ابوبکر اور آنحضرت ﷺ کی خدمت اور آپ کے ساتھ ہجرت کا بھی موقع ملا، یہ وفا کے پتلے تھے جنہوں نے ہر موقع پر وفا دکھلائی، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 رجنوری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج میں حضرت عامر بن فہیرہ کا ذکر کروں گا۔ یہ پہلے اسلام لانے والوں میں شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں جانے سے قبل اسلام لا چکے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد کافروں کی طرف سے آپ کو بڑی تکالیف پہنچائی گئیں۔ پھر حضرت ابوبکر نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ ہجرت مدینہ کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر غار ثور میں تھے تو آپ حضرت ابوبکر کی بکریاں چراتے تھے۔ حضرت ابوبکر نے انہیں حکم دیا تھا کہ بکریاں ہمارے پاس لے آیا کرنا۔ آپ سارا دن بکریاں چراتے تھے اور شام کو حضرت ابوبکر کی بکریاں غار ثور کے قریب لے جاتے تھے تو آپ دونوں اصحاب خود بکریوں کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر غار ثور سے نکل کر مدینہ کو روانہ ہوئے تو اس وقت حضرت عامر بن فہیرہ نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی۔ حضرت عامر بن غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے موقع پر چالیس سال کی عمر میں ان کی شہادت ہوئی۔

حضرت ابوبکر نے ہجرت سے قبل سات ایسے غلاموں کو آزاد کروایا تھا جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف دی جاتی تھی جن میں حضرت بلال اور حضرت عامر بن فہیرہ بھی شامل تھے۔ ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت ابوبکر نے اجازت دی آپ اندر آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے میرے ماں باپ آپ پر قربان، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تم بھی میرے ساتھ چلو۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ تو پھر ساتھ چلنا ہے تو میری ان دو سواری کی اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیمتاً لوں گا۔ حضرت عائشہ کہتی تھیں چنانچہ ہم نے جلدی سے دونوں کا سامان تیار کر دیا اور ہم نے ان کیلئے توشہ تیار کر کے چمڑے کے تھیلے میں ڈال دیا۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ثور پہاڑ کے ایک غار میں جا پہنچے اور اس میں تین راتیں چھپے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنو دیل کے قبیلے کے ایک شخص کو راستہ بتانے کے لئے اجرت پر رکھ لیا تھا اور اس سے یہی وعدہ ٹھہرایا کہ وہ تین دن کے بعد صبح کے وقت ان کی اونٹنیاں لے کر غار ثور پر پہنچے گا۔ عامر بن فہیرہ اور رہبران دونوں کے ساتھ چلے وہ رہبران تینوں کو سمندر کے کنارے کے راستے سے لے کر چلا گیا۔

سراقہ بن مالک بن جوشم کہتے تھے کہ ہمارے پاس کفار قریش کے ایلچی آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر دونوں میں سے ہر ایک کی دیت مقرر کرنے لگے اُس شخص کے لئے جو اُن کو قتل کرے یا قید کرے۔ اسی اثناء میں کہ میں اپنی قوم بنو مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا سراقہ! میں نے ابھی سمندر کے کنارے کی طرف کچھ سائے دیکھے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کہتے ہیں مَیں کچھ دیر کے بعد اٹھا اور گھر گیا اور اپنی لونڈی سے کہا کہ میری گھوڑی نکالو وہ سرپٹ دوڑتی ہوئی مجھے لے گئی یہاں تک کہ جب ان کے قریب پہنچا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو میرے گھوڑی نے ایسی ٹھوکر کھائی کہ میں اس سے گر پڑا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ترکش سے تیر نکالا اور فال لی کہ آیا ان کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں فال میرے خلاف نکلی۔ میں پھر اپنی گھوڑی پر سوار ہو گیا اور جو فال نکلی تھی اس کے خلاف عمل کیا۔ گھوڑی پھر سرپٹ دوڑتے ہوئے مجھے لئے جا رہی تھی اور اتنا نزدیک ہو گیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے سن لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے اور حضرت ابوبکر کثرت سے مڑ مڑ کر دیکھتے تھے۔ میری گھوڑی کی اگلی ٹانگیں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئیں اور میں گر پڑا۔ مَیں نے دوبارہ تیروں سے فال لی تو وہی نکلا جسے میں ناپسند کرتا تھا یعنی یہ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قابو نہیں پا سکتا تب میں نے انہیں آواز دی کہ تم امن میں ہو اور وہ پھر ٹھہر گئے۔ ان تک پہنچنے میں جو روکیں مجھے پیش آئیں ان کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بول بالا ہو گا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے تمام بد ارادوں کی تفصیل بتا دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ہمارے سفر کے متعلق حال پوشیدہ رکھنا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ میرے لئے امن کی ایک تحریک لکھ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا کہ تحریر لکھ دو اور اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔

مدینہ میں مسلمانوں نے سن لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل پڑے ہیں اس لئے وہ ہر صبح حرّہ میدان تک جایا کرتے تھے اور وہاں آپ کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ دوپہر کی گرمی کی وجہ سے پھر واپس چلے جاتے تھے۔ ایک دن ایک یہودی اپنے محل پر کچھ دیکھنے کے لئے چڑھا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔ یہودی سے رہا نہ گیا اور وہ بے اختیار بلند آواز سے بول اٹھا اے عرب کے لوگو یعنی مدینہ والو یہ تمہارا وہ سردار ہے جس کا تم انتظار کر رہے ہو۔ یہ سنتے ہی مسلمان اٹھ کر اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکے اور حرۃ کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا۔ آپ انہیں ساتھ لئے ہوئے اپنی داہنی طرف مڑے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں ان کے ساتھ اترے اور یہ دوشنبہ یعنی سوموار کا دن تھا اور ربیع الاوّل کا مہینہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے محلے میں دس سے کچھ اوپر راتیں ٹھہرے اور وہ مسجد بنائی گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ پیدل چلنے لگے اور وہ اونٹنی مدینہ میں وہاں جا کر بیٹھی جہاں اب مسجد نبوی ہے۔ وہ سہیل اور سہل کے کھجوریں سکھانے کی جگہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں سے وہ جگہ خریدی اور پھر مسجد بنائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد کے بنانے کیلئے لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھونے لگے اور جب اینٹیں ڈھو رہے تھے تو ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَةِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَ کہ اے اللہ اصل ثواب تو آخرت کا ثواب ہے اس لئے تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب عامر بن فہیرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر امن کا پروانہ لکھ کر سراقہ کو دیا اور سراقہ لوٹنے لگا تو معاً اللہ تعالیٰ نے سراقہ کے آئندہ حالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیب سے ظاہر فرما دیئے۔ آپ نے اسے فرمایا کہ سراقہ اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے۔ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا کسریٰ بن ہرمز شہنشاہ ایران کے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ آپ کی یہ پیشگوئی کوئی سولہ سترہ سال کے بعد جا کر لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔ سراقہ مسلمان ہو کر مدینہ آ گیا۔ اسلام کی بڑھتی ہوئی شان کو دیکھ کر ایرانیوں نے مسلمانوں پر حملے شروع کر دیئے اور بجائے اسلام کو کچلنے کے خود اسلام کے مقابلے میں کچلے گئے۔ کسریٰ کا دارالامارۃ اسلامی فوجوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال ہوا اور ایران کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے جس میں وہ کڑے بھی تھے جو کسریٰ ایرانی دستور کے مطابق تخت پر بیٹھتے وقت پہنا کرتا تھا۔ حضرت عمر کے سامنے جب اموال غنیمت لا کر رکھے گئے اور آپؓ نے اپنے سامنے کسریٰ کے کنگن دیکھے تو خدا کی قدرت ان کی آنکھوں کے سامنے پھر گئی۔ انہوں نے کہا سراقہ کو بلاؤ۔ سراقہ بلائے گئے تو حضرت عمر نے انہیں حکم دیا کہ وہ کسریٰ کے کنگن اپنے ہاتھوں میں پہنیں سراقہ نے کہا اے خدا کے رسول کے خلیفہ سونا پہننا تو مسلمانوں کے لئے منع ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے ہاتھ میں سونے کے کنگن دکھائے تھے۔ یا تو تم یہ کنگن پہنو گے یا میں تمہیں سزا دوں گا۔ سراقہ نے وہ کنگن اپنے ہاتھ میں پہن لئے اور مسلمانوں نے اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

جب عامر بن فہیرہ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو وہاں آ کر آپؓ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ بیمار ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو آپ تندرست ہو گئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: حضرت عامر بن فہیرہ بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ حضرت عامر بن فہیرہ کے واقعہ شہادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اسلام نے تلوار کے زور سے فتح نہیں پائی بلکہ اسلام نے اس اعلیٰ تعلیم کے ذریعہ فتح پائی ہے جو دلوں میں اتر جاتی تھی اور اخلاق میں ایک اعلیٰ درجہ کا تغیر پیدا کر دیتی تھی۔ ایک صحابی کہتے ہیں کہ میرے مسلمان ہونے کی وجہ محض یہ ہوئی کہ میں اس قوم میں مہمان ٹھہرا ہوا تھا جس نے غداری کرتے ہوئے مسلمانوں کے ستر قاری شہید کر دیئے تھے۔ آخر صرف ایک صحابی رہ گئے جن کا نام عامر بن فہیرہ تھا۔ بہت سے لوگوں نے مل کر انکو پکڑ لیا اور ایک شخص نے زور سے نیزہ ان کے سینے میں مارا۔ نیزے کا لگنا تھا کہ ان کی زبان سے بے اختیار یہ فقرہ نکلا کہ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ کہ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ جب میں نے ان کی زبان سے وہ فقرہ سنا تو میں حیران ہوا اور میں نے کہا یہ شخص اپنے رشتہ داروں سے دور اپنے بیوی بچوں سے دور اتنی بڑی مصیبت میں مبتلا ہوا اور نیزہ اس کے سینے میں مارا گیا مگر اس نے مرتے ہوئے اگر کچھ کہا تو صرف یہ کہ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ میری طبیعت پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں ان لوگوں کا مرکز جا کر دیکھوں گا اور خود ان لوگوں کے مذہب کا مطالعہ کروں گا۔ چنانچہ میں مدینہ پہنچا اور مسلمان ہو گیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ جنگوں میں شہید ہونا عین راحت اور خوشی کا موجب سمجھتے تھے اگر ان کو لڑائی میں کچھ دکھ پہنچتا تھا تو اس کو دکھ نہیں سمجھتے تھے بلکہ سکھ خیال کرتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: پس بڑے خوش قسمت ہیں وہ لوگ اور خاص طور پر عامر بن فہیرہ جن کو حضرت ابوبکر کی خدمت کا بھی موقع ملا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا موقع ملا اور آپ کے ساتھ ہجرت کا بھی موقع ملا۔ یہ وفا کے پتلے تھے جنہوں نے ہر موقع پر وفا دکھلائی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad